باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر

عصرِ حاضر ای پیپر

عصرِ حاضر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر
ASR-E-HAZIR

2/رجب المرجب 1444ھ | مطابق 25/جنوری 2023ء | بروزِ چہارشنبہ | جلد:(۳) | شمارہ:(۲۰) | صفحات:(۸)

قرآنِ کریم کو نذرِ آتش کیے جانے پر یورپی یونین اور امریکہ کا ردعمل

اس نفرت اور اشتعال انگیز عمل نے سویڈن اور ترکیہ کے درمیان شدید تنازعات پیدا کردیے ہیں

واشنگٹن، 24 جنوری (ذرائع) متحدہ امریکہ نے ترکیہ کے اسٹاک ہوم سفارتخانے کے سامنے قرآنِ کریم کو نذرآتش کیے جانے کی مذمت نہیں کی تاہم اس واقع کو بے حرمتی اور نفرت انگیز قرار دیا ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نیڈ پرائس نے یومیہ پریس کانفرس میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے ترکیہ کے اسٹاک ہوم سفارتخانے کے سامنے قرآنِ پاک کو نذرآتش کیے جانے کے واقع کاذکر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ" ڈیموکریسی عناصر کے طور پر منظم ہونے اور جلسے کرنے کی ہم حمایت کرتے ہیں۔ تاہم جیسا کے سویڈش وزیر اعظم نے بیان دیا ہے کہ بھاری تعداد میں انسانوں کے لیے مقدس ہونے والی کتاب کو جلانا ایک غیر شائستہ فعل ہے۔" انہوں نے بتایا کہ قانونی ہونے والی ہر چیز موزوں ہونے کا مفہوم نہیں رکھتی، سن 2010 میں فلوریڈا میں ایک پادری کی جانب سے قرآن کریم کو نذرآتش کرنے کی منصوبہ بندی کرنے کی یاد دہانی کراتے ہوئے پرائس نے کہا کہ بعض عوامل قانونی اور بیہودہ ہوسکتے ہیں۔ ترجمان نے یہ بھی کہا کہ "ہمیں اس چیز کا بھی اندازا ہے کہ سویڈن میں ہونے والی اس حرکت کا مقصد اٹلانٹک پار یورپی اتحادیوں کے مابین تعاون کو کمزور بنا سکنے پر مبنی ہوسکتا ہے۔" انہوں نے مزید بتایا کہ یہ کاروائی سویڈش حکومت کی نمائندگی نہیں کرتی، ترکیہ اور سویڈن کے درمیان تنازعات پیدا کرنے کی یہ قصدی کاروائی بدنیتی اور اشتعال انگیزی ہے۔ وائٹ ہاوس کی ترجمان کیرین جین۔ پیئر نے اس واقع کے حوالے سے بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ سویڈش وزیر اعظم اولف کرسٹرسون کے بیان کہ 'کوئی حرکت قانونی تو ہوسکتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ یہ مناسب بھی ہو" کی ہم بھی حمایت کرتے ہیں اور یہ حرکت" انتہائی نازیبا اور غیر اخلاقی ہے۔

دہلی سمیت شمالی ہندوستان میں زلزلے کے جھٹکے

نئی دہلی، 24 جنوری (عصر حاضر) دہلی نیشنل کیپیٹل ریجن سمیت شمالی ہندوستان میں منگل کی دوپہر 2:28 بجے زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے نیشنل سینٹر فار سیسمولوجی (این سی ایس) کے مطابق ریکٹر اسکیل پر زلزلے کی شدت 5.8 ریکارڈ کی گئی اس کا مرکز زمین کی سطح سے 10 کلومیٹر کی گہرائی میں شمال مغربی نیپال میں 29:41 شمالی عرض البلد اور 81:68 مشرقی طول البلد پر تھا۔ نیپال، ہندوستان اور تبت میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ ہندوستان میں دہلی نیشنل کیپیٹل ریجن اور اتر پردیش کے دارالحکومت لکھنؤ اور بہار میں نیپال کے پڑوسی علاقوں میں لوگوں نے زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے ہیں۔ کہیں سے جان ومال کے نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔

20 لاکھ عازمین حج کی خدمت کی تیاری کر رہے ہیں

وزیر سعودی وزارت حج وعمرہ ڈاکٹر توفیق الربیعہ کا بیان

ریاض: 24/جنوری (ذرائع) سعودی عرب کے حج وعمرہ کے وزیر ڈاکٹر توفیق بن فوزان الربیعہ نے کہا کہ مملکت 20 لاکھ عازمین حج کی خدمت کی تیاری کر رہی ہے جن میں جمہوریہ الجزائر کے 41 ہزار عازمین بھی شامل ہیں۔ یہ بات دونوں ممالک کے سرکاری اداروں کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون کو بڑھانے کے مقصد کے ساتھ سٹریٹجک میٹنگوں کے ایک حصے کے طور پر وزیر کی الجزائر کے متعدد عہدیداروں کے ساتھ ملاقاتوں کے درمیان کی گئی۔ ڈاکٹر توفیق الربیعہ نے کہا خادم حرمین شریفین شاہ سلمان اور ان کے قابل اعتماد ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کی حکومت کی خواہش ہے کہ حج کے تمام طریقہ کار کو آسان بنایا جائے اور ایسی قانون سازی کی جائے جو دنیا بھر میں مسلمانوں کی سب سے بڑی تعداد کو مقدس مقامات کی زیارت کے قابل بنائے۔ سعودی عرب ضیوف الرحمن کی خدمت کے لیے کوشاں ہے۔ الجزائر کے وزیر مذہبی امور ڈاکٹر یوسف بلمھدی کے ساتھ منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں ڈاکٹر توفیق الربیعہ نے مملکت کی طرف سے الجزائر کے زائرین کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا مملکت میں ہر قسم کے پاسپورٹ کے ساتھ عمرہ کیا جاسکتا ہے، 24 گھنٹے میں ویزا جاری کرنے کو ممکن بنایا گیا، خواتین کے لیے محرم کی موجودگی کی شرط کو ختم کر دیا گیا ہے۔

دو مسلم بھائیوں نے گرلز کالج کے لیے اپنی زمین وقف کردی

سیکر: 24/جنوری (عصر حاضر نیوز) راجستھان کے سیکر ضلع کے فتح پور شیخاوتی سب ڈویژن کے دو بھائیوں نے ایسا کام کیا ہے جس کی چاروں طرف سے تعریف ہو رہی ہے۔ سوشل میڈیا پر لوگ کھلے دل سے دونوں بھائیوں کی تعریف کر رہے ہیں۔ ان دونوں بھائیوں کے نام داؤد حنیف پنارہ اور غلام ربانی پنارا ہے۔ دونوں کا دبئی میں کاروبار ہے۔ والدہ کی برسی پر پنار بھائیوں نے یہ نیک عمل کیا۔ فتح پور شیخاوتی میں عرصہ دراز سے خواتین کا سرکاری کالج نہیں تھا، یہاں لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ بہت سے لوگ صرف خواب دیکھ سکتے ہیں۔ مقامی ایم ایل اے حکم علی کی کوششوں سے گزشتہ بجٹ میں حکومت نے یہاں خواتین کا کالج کھولنے کا اعلان کیا تھا اور 6 کروڑ روپے کا بجٹ بھی جاری کیا تھا۔ مسئلہ زمین کے ایک ٹکڑے کا تھا۔ سرکاری اراضی نہ ہونے کی وجہ سے یہاں خواتین کالج کی عمارت نہیں بن سکی۔ اگلے ماہ کالج کے لیے مختص 6 کروڑ روپے کا بجٹ بھی ختم ہونے والا تھا۔ اپنی والدہ کی برسی پر، ڈی ایچ پی فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر پنارا نے 80 لاکھ روپے کی 16 بیگھہ زمین خریدی اور حکومت کو عطیہ کیا۔ مسلم بھائیوں نے ماں کی برسی پر زمین عطیہ کیا: حکومت نے فتح پور میں سرکاری خواتین کالج بنانے کی منظوری دی ہے۔ عمارت کی تعمیر کے لیے 6 کروڑ روپے کا بجٹ بھی جاری کیا گیا تھا تاہم سرکاری اراضی نہ ملنے کے باعث عمارت کی تعمیر شروع نہیں ہوسکی۔ جب ایم ایل اے حاکم علی نے بھماشاہ داؤ حنیف پنارا کی حوصلہ افزائی کی تو انہوں نے اپنی والدہ مرحومہ فاطمہ جوزا حنیف پنارا کی برسی پر 16 بیگھہ زمین عطیہ کیا۔ زمین کی قیمت 80 لاکھ روپے تھی۔ دونوں بھائیوں نے فلاح عامہ کے کاموں کے لیے فاؤنڈیشن قائم کی ہے۔ جو زمین خرید کر اسے عطیہ کر دیتے ہیں۔ گزشتہ سال ہی انہوں نے نیشنل ہائی وے کے قریب لاکھوں روپے مالیت کی 12 بیگھہ زمین عطیہ کیا تھا۔ جو اقلیتی ہاسٹل کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ پنارا بھائی دبئی میں بلڈنگ کنسٹرکشن کا کام کرتے ہیں۔

وزیر اعظم حج فارم 2023 جلد از جلد جاری کرے

حج کمیٹی آف انڈیا کے سابق ممبر نوشاد اعظمی کا مطالبہ

نئی دہلی، 24 جنوری (پریس نوٹ) ملک کے عازمین حج کو سہولت دلانے کے لیے کوشاں حج کمیٹی آف انڈیا کے سابق ممبر حافظ نوشاد احمد اعظمی نے ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک کے عازمین حج کو پریشانیوں سے بچانے کے لیے حج 2023 کا فارم بلا تاخیر ایشو کرانے کے لیے وزارت حج کو جلد ہدایات جاری کریں۔ مسٹر اعظمی نے وزیر اعظم کو اس سلسلے میں آج ایک خط بذریعہ ای میل بھیجا ہے جس کی کاپی ایس جے شنکر وزیر خارجہ اور محترمہ اسمتی ایرانی جن کے پاس وزارت حج کا محکمہ بھی ہے بھیجا ہے اور اس کی کاپی پریس کو جاری کرتے ہوئے انھوں نے الزام لگایا کہ جولائی 2022 میں وزارت حج کا چارج وزیر موصوفہ کے پاس آگیا تھا اور اس وقت سے عملی طور سے انھوں نے ملک کے عازمین حج کو پریشانیوں سے بچانے کے لیے اور اچھا انتظام کرنے کے لیے کوئی سنجیدگی نہیں دکھائی اور آج حالات یہ ہیں کہ پورے ملک کے مسلمان سخت پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور اگر جائیں گے تو کتنی پریشانیوں کا سامنا ہوگا۔ مسٹر اعظمی نے خط میں لکھا ہے حج 2019 کا فارم 17 اکتوبر 2018 میں ایشو ہوگیا تھا اور 2020 کا حج فارم 10 اکتوبر 2019 کو اور 2022 کا حج فارم یکم نومبر 2021 کو ویب سائٹ پہ ڈال دیا گیا تھا جبکہ حج 2023 کا فارم آج 23 جنوری ہے اسے نومبر کے پہلے ہفتہ یا زیادہ سے زیادہ دوسرے ہفتہ میں حج کمیٹی آف انڈیا کو وزارت کو بھیج دینا چاہیے تھا لیکن آج تک ایشو نہیں ہوسکا ہے اس میں کیا پریشانیاں ہوں گی عازمین حج مکان کس کیٹیگری کا لیں گے وہ تعداد پتہ چل جاتی ہے تو اسی لحاظ سے حج کمیٹی اور کاؤنسلیٹ مل کر مکہ اور مدینہ میں رہائش کا انتظام کرتے ہیں اور فارم ہی کے ذریعہ یہ پتہ چلتا ہے کہ کس امبارکیشن پوائنٹ سے کتنے حاجی جائیں گے اس لحاظ سے وزارت شہری ہوابازی سب سے مل جل کر کے وہ سفر کا نظم کرتے ہیں اس کے علاوہ حاجیوں کو ٹریننگ وغیرہ دی جاتی ہے اور بہت سی ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو وہاں حاجیوں کے لیے ضروری ہوتی ہیں یہ سب کچھ ابھی باقی ہے۔ خط میں انھوں نے لکھا ہے کہ حج ایکٹ 2002 اور برسہا برس کی قدیمی روایت جن کو قانونی درجہ حاصل ہو جاتا ہے اس کی صریح خلاف ورزی وزات کے ذریعہ ہوتی چلی آرہی ہے جو کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے واضح رہے کہ حج کمیٹی آف انڈیا کے ذریعہ جو حج ہو رہا ہے اس کا ایک ایک پیسہ ملک کے عازمین حج دیتے ہیں صرف غیر ممالک کا سفر ہونے کے ناطے حکومت کے انتظام کی ہمیں محتاجی ہے۔

کورونا کا عالمی مرکز ووہان کی 3 سال بعد رونقیں بحال

ووہان، 24 جنوری (ایجنسیز) کورونا وائرس کی سنہ 2020 میں وبا جس چینی شہر ووہان سے شروع ہوئی تھی، وہ ووہان اب ایک بار پھر سے تفریحی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا، ووہان میں لاکھوں افراد نے سڑکوں پر نئے چینی سال کے آغاز کا جشن منایا اور بالآخر شہر کھلنے پر شکر ادا کیا۔ اردو نیوز کے مطابق چین میں صفر کرونا پالیسی کے خاتمے کے بعد جہاں دیگر شہروں میں معمولات زندگی بحال ہونا شروع ہو گئے ہیں وہیں ووہان شہر کو بھی ہر قسم کی سرگرمیوں کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ 3 سال لاک ڈاؤن میں رہنے کے بعد نئے چینی سال کے موقع پر ووہان شہر میں جشن کی تقریبات اس انداز میں منائی گئیں جیسے یہاں سے وبا کا گزر کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔ جنوری 2020 میں کرونا کے کیسز سامنے آنے کے بعد ووہان پہلا شہر تھا جہاں لاک ڈاؤن نافذ کیا گیا اور جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ کرونا کی ابتدا اسی شہر سے ہوئی تھی۔ کرونا وبا نے دنیا کو ایک طرح سے تباہ کرکے رکھ دیا تھا، لاکھوں افراد کی موت واقع ہوئی اور عالمی معیشت ہل کر رہ گئی، ایسے میں چین نے ووہان شہر کو مکمل طور پر بند کر کے رکھ دیا تھا اور ملک بھر میں صفر کرونا پالیسی نافذ کر دی تھی۔ اس پالیسی کے خلاف مختلف شہروں میں احتجاج کے بعد گذشتہ ماہ چین نے عوامی دباؤ میں آکر پالیسی ختم کرتے ہوئے کرونا سے متعلق پابندیاں ہٹا دی ہیں۔ نئے چینی سال کی تقریبات کے موقع پر ووہان کی مارکیٹیں اور سڑکیں شہریوں سے بھری ہوئی نظر آئیں اور اس دوران کچھ افراد نے ماسک بھی نہیں پہنے ہوئے تھے۔ تین سال میں پہلی مرتبہ نئے قمری سال کے موقع پر ووہان میں موجود بدھ مت کی ایک قدیم عبادت گاہ گویوان کو بھی عوام کے لیے کھولا گیا جہاں شہریوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ کورونا پابندیاں ختم ہونے پر ووہان کے شہریوں نے خوشی کا اظہار کیا کہ تین سال کے تعطل کے بعد ان کے لیے زندگی معمول پر واپس آرہی ہے۔

www.asrehazir.com | asrehazirportal
9908079301 | 9959279301 | asrehazir@gmail.com

اوقات نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن واطراف

بہ تاریخ:2رجب المرجب 1444ھ

بہ مطابق 25رجنوری 2023ء بہ روزِ چہار شنبہ

	ابتداء	انتہاء
فجر	5:46	6:43
ظہر	12:38	4:29
عصر	4:30	6:12
مغرب	6:13	7:22
عشاء	7:23	5:25
شروع اشراق	7:04	
زوال	12:28	
ختم سحر	5:36	
افطار	6:16	

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا ایک منٹ کی تاخیر سے بھی روزہ نہیں ہوگا۔

سب کچھ مجھے ملا جو ترا نقش پا ملا

اب کیا بتاؤں میں ترے ملنے سے کیا ملا
عرفان غم ہوا مجھے اپنا پتا ملا

جب دور تک نہ کوئی فقیر آشنا ملا
تیرا نیاز مند ترے در سے جا ملا

منزل ملی مراد ملی مدعا ملا
سب کچھ مجھے ملا جو ترا نقش پا ملا

خود بین و خود شناس ملا خود نما ملا
انساں کے بھیس میں مجھے اکثر خدا ملا

سرگشتۂ جمال کی حیرانیاں نہ پوچھ
ہر ذرے کے حجاب میں اک آئنہ ملا

پایا تجھے حدود تعین سے ماورا
منزل سے کچھ نکل کے ترا راستہ ملا

کیوں یہ خدا کے ڈھونڈنے والے ہیں نامراد
گزرا میں جب حدود خودی سے خدا ملا

یہ ایک ہی تو نعمت انساں نواز تھی
دل مجھ کو مل گیا تو خدائی کو کیا ملا

یا زخم دل کو چھیل کے سینے سے پھینک دے
یا اعتراف کر کہ نشان وفا ملا

سیمابؔ کو شگفتہ نہ دیکھا تمام عمر
کم بخت جب ملا ہمیں غم آشنا ملا

سیماب اکبرآبادی

سویڈن نیٹو رکنیت پر ترکی کی حمایت بھول جائیں

ترکی کے صدر رجب طیب اردوغان نے سویڈن سے کہا کہ اس کے دارالحکومت سٹاک ہوم میں قرآن کے ایک نسخے کو نذر آتش کیے جانے کے بعد وہ نیٹو میں شمولیت کی اپنی کوشش میں ترکی سے حمایت کی توقع نہ رکھے۔ خیال رہے کہ گذشتہ سال یوکرین اور روس کے درمیان جنگ شروع ہونے کے بعد سویڈن اور فن لینڈ امریکہ اور یورپی ممالک کی فوجی تنظیم نیٹو کی رکنیت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان دونوں یورپی ممالک نے نیٹو کی رکنیت کے لیے باقاعدہ درخواست بھی دے رکھی ہے۔ لیکن ترکی نے نیٹو کے رکن کے طور پر اپنے ویٹو پاور کا استعمال کرتے ہوئے اُن کی درخواست کو روک دیا تھا۔ ترکی کے اس اقدام کے بعد سے سویڈن میں ترکی کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ ان مظاہروں کے دوران سٹاک ہوم میں ترکی کے سفارت خانے کے باہر مذہب اسلام کی مقدس ترین کتاب قرآن مجید کا نسخہ بھی نذر آتش کیا گیا جس کے بعد سعودی عرب اور پاکستان سمیت مختلف مسلم ممالک نے اس عمل کی سخت مذمت کی ہے۔ اس سے چند روز قبل سویڈن میں کچھ کرد مظاہرین نے ترک صدر اردوغان کا پتلا الٹا لٹکا دیا تھا۔ دنیا کے کئی ممالک نے سٹاک ہوم میں قرآن پاک کے نسخے کو نذر آتش کرنے کی مذمت کی ہے۔ ان ممالک میں ترکی بھی شامل ہے۔ ترک صدر اردوغان نے کہا کہ 'سویڈن کو اب ہم سے یہ توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ ترکی نیٹو میں شمولیت کی اس کی کوششوں میں تعاون کرے گا۔ جن لوگوں نے سفارت خانے کے سامنے ہمارے ملک کی توہین کی ہے، وہ اپنی درخواست کے حوالے سے ہم سے کسی رحم کی توقع نہیں کر سکتے۔' واضح رہے کہ سویڈش حکومت نے گذشتہ اتوار کو ہونے والے احتجاج کی اجازت پہلے ہی دے رکھی تھی۔ تاہم مظاہرین کی جانب سے اس بات کو کوئی عندیہ نہیں دیا گیا تھا کہ ان کا منصوبہ بطور احتجاج قرآن کے نسخے کو جلانا تھا۔ اسے مذہب کی توہین قرار دیتے ہوئے اردوغان نے کہا ہے کہ آزادی اظہار کی آڑ میں اس عمل کا دفاع نہیں کیا جا سکتا۔ سویڈن کی حکومت نے بھی اس احتجاج کی مذمت کی ہے۔ سویڈن کے وزیر خارجہ ٹوبیاس بل سٹورم نے اسے 'خوف پیدا کرنے والا' واقعہ قرار دیا۔ انھوں نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ 'سویڈن میں اظہار رائے کی آزادی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں یہاں کی حکومت یا مظاہرے میں جن جذبات کا اظہار کیا گیا ان کی حمایت کروں۔' سویڈن کی حکومت نے اردوغان کے اس بیان پر اپنا ردعمل ظاہر کیا ہے۔ سویڈن کے وزیر خارجہ بل سٹورم نے کہا ہے کہ وہ اس معاملے پر کچھ کہنے سے پہلے اردوغان کے بیان کو پوری طرح سمجھنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ 'سویڈن نیٹو کی رکنیت کے معاہدے کا احترام کرے گا جو سویڈن، فن لینڈ اور ترکی کے درمیان طے پایا ہے۔' نیٹو کے سیکریٹری جنرل جینز سٹولٹن برگ نے بھی اس معاملے پر کہا ہے کہ نیٹو ممالک میں اظہار رائے کی آزادی ایک قیمتی چیز ہے اور ایسی کارروائیاں یقیناً نامناسب ہیں لیکن یہ خود بخود غیر قانونی نہیں ہو جاتیں۔ مسلم اکثریتی ملک ترکی نے اس احتجاج کی اجازت دینے کے سویڈش حکومت کے فیصلے کو مکمل طور پر ناقابل قبول قرار دیا ہے۔ اردوغان نے کہا ہے کہ 'کسی کو بھی مقدس چیزوں کی بے عزتی کرنے کا حق نہیں ہے۔ جب ہم کچھ کہتے ہیں تو پورے خلوص کے ساتھ کہتے ہیں۔ اور جب کوئی ہماری بے عزتی کرتا ہے تو ہم اسے ان کی جگہ دکھاتے ہیں۔' بتا دیں کہ اس واقعے کے بعد ترکی نے سویڈن کے وزیر دفاع پال جانسن کا دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ ترکی نے کہا کہ یہ دورہ اب 'اپنی اہمیت اور معنی کھو چکا ہے۔' اپنی حکومت کے اس فیصلے پر ترک وزیر دفاع خلوصی آقار نے بتایا ہے کہ اس فیصلے سے پہلے 'یہ دیکھا گیا کہ اس نفرت انگیز احتجاج کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔' گذشتہ دنوں سویڈن کے سینیئر وزرا کے انقرہ پہنچنے کے بعد یہ امیدیں پیدا ہونے لگی تھیں کہ سویڈن جلد ہی نیٹو ممالک کا رکن بن سکتا ہے۔ ترکی پہلے ہی نیٹو کا رکن ہے۔ اس وجہ سے وہ کسی دوسرے ملک کو نیٹو کا رکن بننے سے روکنے میں کامیاب ہے۔ سویڈن کی نیٹو کی درخواست کو روکنے کے ساتھ ساتھ اس نے سویڈن سے مختلف مطالبات بھی کیے ہیں۔ ان میں کچھ کردوں کی حوالگی بھی شامل ہے جنھیں ترکی 'دہشت گرد' کہتا ہے۔ ایک ماہ قبل سویڈن کے وزیر اعظم نے کہا تھا کہ کرد مظاہرین جنھوں نے سٹاک ہوم میں اردوغان کے پتلے کو الٹا لٹکایا تھا وہ نیٹو کا رکن بننے کی ان کی کوششوں کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ سویڈن کے ایک وزیر نے احتجاج کو قابل مذمت قرار دیا لیکن ترکی نے کہا کہ مذمت کافی نہیں ہے۔ پاکستان کے وزیر اعظم شہباز اور سپیکر و ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی نے بھی سویڈن میں قرآن پاک کی بے حرمتی اور نذر آتش کرنے کی شدید الفاظ میں مذمت کی تھی۔ شہباز شریف کا کہنا ہے کہ سویڈن میں ایک دائیں بازو کے انتہا پسند کی طرف سے قرآن پاک کی بے حرمتی کے گھناؤنے فعل کی مذمت کے لیے الفاظ کافی نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آزادی اظہار کا لبادہ دنیا بھر کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ناقابل قبول ہے۔ سپیکر قومی اسمبلی راجہ پرویز اشرف اور ڈپٹی سپیکر زاہد اکرم درانی نے بھی سویڈن میں قرآن پاک کی بے حرمتی اور نذر آتش کرنے کے واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا تھا کہ سویڈن میں قرآن پاک کی بے حرمتی اور نذر آتش کرنے کے گھناؤنے فعل سے دنیا بھر میں بسنے والے مسلمانوں کے احساسات و جذبات بری طرح مجروح ہوئے ہیں، اس گھناؤنے فعل کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ سابق وزیر اعظم اور تحریکِ انصاف کے چیئرمین عمران خان نے بھی سویڈن میں احتجاج کے دوران قرآن نذرِ آتش کیے جانے کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی ہے۔ او آئی سی کے سیکریٹری جنرل حسین براہیم طحہ نے بھی سٹاک ہوم میں ترکی کے سفارت خانے کے سامنے قرآن مجید کو نذر آتش کرنے کے واقعے کی مذمت کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ سب سویڈش حکام کی اجازت سے ہوا۔ سعودی عرب کی وزارت خارجہ نے بھی ایک بیان جاری کرتے ہوئے اس واقعہ پر احتجاج کیا ہے۔ وزارت خارجہ نے کہا 'سعودی عرب بات چیت، رواداری کو فروغ دینے، بقائے باہمی کی اہمیت کو سمجھنے پر یقین رکھتا ہے اور نفرت، انتہا پسندی کو مسترد کرتا ہے۔' قطر نے مظاہروں کی اجازت دینے پر سویڈش حکام کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ وزارت خارجہ نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ 'یہ دنیا کے دو ارب مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کا ایک انتہائی سنگین واقعہ ہے۔ قطر مذہب کی بنیاد پر ہر قسم کی نفرت انگیز تقاریر کو مسترد کرتا ہے۔'

تجزیہ نگار: میٹے بوبالو

ایمان سے محروم کرنے کی چوطرفہ کوشش، مسلمانوں کو بنیادی عقائد سے واقف ہو کر فتنوں سے باخبر رہنے کی ضرورت

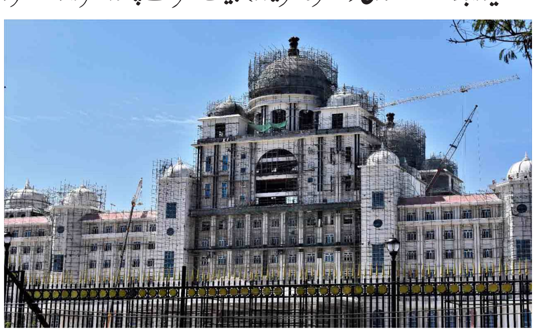
ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرس کا کامیاب انعقاد دونوں شہروں کے علاوہ ریاست و بیرون ریاست سے بڑی تعداد میں علماء ائمہ کے علاوہ عوام الناس نے کی شرکت

مولانا شاہ جمال الرحمٰن مفتاحی، مولانا اسجد ندوی، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، مولانا مفتی غیاث الدین رحمانی، مولانا محمد عبد القوی، مولانا ارشد علی قاسمی و دیگر علماء کرام کے خطابات

حیدرآباد: 24 ر جنوری (پریس نوٹ) مولانا انصار اللہ قاسمی آرگنائزر مجلس تحفظ ختم نبوت کے بموجب مسجد عالمگیر گٹالہ بیگم پیٹ مادھاپور میں جناب احمد نواز خان صاحب صدر مسجد عالمگیر کے حسنِ تعاون سے مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ تلنگانہ وآندھرا پردیش کے زیر اہتمام گریٹر حیدرآباد کی سطح پر ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرس منعقد ہوئی، کانفرس میں خطابات کے دوران ممتاز علماء کرام نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ ایمان کی قدر وقیمت کو سمجھیں، ایمان کے سرمایہ کو محفوظ رکھنے کے لئے وہ اسلام کے بنیادی عقیدوں سے واقف ہوں، کیوں کہ فتنوں کے اس دور میں ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی چوطرفہ کوشش ہو رہی ہیں، مسلمانوں کو ان فتنوں سے ہوشیار و چوکنا رہنے کی ضرورت ہے، مولانا شاہ جمال الرحمٰن صدر مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا: اسلام دشمن طاقتوں کی جانب سے مسلمانوں کو راہ حق اور صراط مستقیم سے ہٹانے کے لئے شہوات کو بڑھاوا دیا جا رہا ہے، اس کی وجہ سے مسلمان نفسانی خواہشات مبتلا ہو کر اسلام سے دور ہو رہے ہیں، دوسرے یہ کہ مسلمانوں کے ذہن و دماغ میں شکوک وشبہات پیدا کئے جا رہے ہیں تا کہ اسلام کے عقائد ونظریات کی صداقت وسچائی پر سے مسلمانوں کا اعتماد اٹھ جائے، پھر اپنی خاص منصوبہ بندی کے تحت دشمنان اسلام خود مسلمانوں میں ایسے افراد کو کھڑا کر رہے ہیں، جو اُن کے آلہ کار بن کر مسلمانوں کو اسلام کے نام پر اسلام سے، قرآن کے نام پر قرآن سے اور نبی ﷺ کے نام پر آپ ﷺ کی تعلیمات سے دور کر رہے ہیں، ان حالات میں ایمان بچانے کی محنت کرنے کی ضرورت ہے، مہمان عالم دین مولانا ڈاکٹر اسجد قاسمی ندوی شیخ الحدیث جامعہ عربیہ امدادیہ مرادآباد نے اپنے خصوصی خطاب میں کہا: دین وشریعت پر عمل کرنے کے لئے نبی ﷺ سے ثابت شدہ احادیث کو دلیل وحجت تسلیم کرنا ضروری ہے، کیوں کہ نبی ﷺ کی تشریف آوری کا مقصد دین کی تبلیغ کے ساتھ دین کی تفہیم بھی ہے، جو لوگ دین پر عمل کرنے کے سلسلہ میں احادیث کو حجت نہیں مانتے حقیقت وہ قرآن کا انکار کرتے ہیں کیوں کہ قرآن مجید میں نبی ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کو خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا فرمایا گیا ہے، مولانا نے کہا: مسلمانوں کی تاریخ رہی کہ انھوں نے اپنے درمیان کبھی فتنوں کو پھیلنے اور پنپنے کا موقع نہیں دیا، اسلامی تاریخ کے ہر دور میں علماء حق نے اسلام کے دفاع اور اُس کی حفاظت کے لئے ہر فتنہ کا مقابلہ کیا اور اس کے لئے انھوں نے وقت کے طاقتور حکمرانوں سے لوہا لیا اور آزمائشوں سے دو چار ہوئے، اس سلسلہ میں خلیفہ اول سیدنا حضرت ابو بکرؓ، امام احمد بن حنبلؒ، شیخ مجدد الف ثانی، حضرت شاہ ولی اللہ اور اکابر علماء دیوبند کی خدمات وکارناموں سے اسلامی تاریخ بھری پڑی ہے، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی جنرل سیکریٹری مجلس تحفظ ختم نبوت نے کہا: ایمان کی اہمیت کو سمجھنے کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انبیاء کرام کی بعثت خاص اسی مقصد کے لئے ہوئی، آخرت میں نجات وکامیابی ایمان پر ہی موقوف ہے، ایمان قبول کرنے اور اُس پر قائم رہنے کے لئے صرف کلمہ طیبہ پڑھنا کافی نہیں ہے، کلمہ تو ایمان کا عنوان ہے، ایمان دراصل چند بنیادی حقیقتوں "توحید، رسالت، آخرت" کو اُن کی تمام تفصیلات کے ساتھ ماننے کا نام ہے جو قرآن وحدیث بیان کی گئیں ہیں، اگر کوئی ایمان کے کسی ایک رکن کا اقرار نہیں کرتا یا مسلمان ہو کر اُس کا انکار کر دیتا ہے تو پھر وہ دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے، اس لئے آج ہر مسلمان کو ایمان کی اہمیت اُس کی حقیقت اور کن باتوں سے ایمان چلا جاتا ہے اُس کو جاننا ضروری ہے، افسوس کہ بعض دانشور قسم کے مسلمان مذہب کے معاملہ میں مغرب کے فکری آزادی کے فلسفہ سے متاثر ہو کر مذہب بیزارگی کا رجحان قبول کر رہے ہیں، اس کے علاوہ ہندتوا طاقتوں کے جارحانہ رویہ کی وجہ سے مشرکانہ رسوم وروایات مسلم معاشرہ میں پھیلتی جا رہی ہیں، پھر آئے دن نت فتنوں کے باطل عقائد و نظریات کی تبلیغ نے مسلمانوں کو کفر وارتداد کی دہلیز پر لا کھڑا کر دیا ہے، ایسے پُرفتن دور میں نواقضِ وضو اور نواقضِ نماز کی طرح نواقضِ ایمان کو جاننے اور سمجھنے کی ضرورت ہے، مولانا جعفر پاشاہ امیر ملتِ اسلامیہ نے کہا: ہمیں علماء کرام سے جڑ کر دین سیکھنا اور سمجھنا چاہئے، لیکن آج کل دینی تعلیمات کو جاننے کے لئے سوشل میڈیا کو کافی سمجھا جا رہا ہے، اس طرح کا رجحان ایمان کی بقاء وسلامتی کے لئے خطرہ ہے، مولانا محمد ارشد علی قاسمی سیکریٹری مجلس تحفظ ختم نبوت نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی تسلیم اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے، اس عقیدہ کو مانے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا، عقیدہ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ نبوت و رسالت کا سلسلہ مکمل ہو گیا، آپ ﷺ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ اور اس کے ماننے والے مسلمان نہیں ہیں، اس وقت ہمارے معاشرہ میں عقیدۂ ختم نبوت کا منکر خود کو احمدی مسلمان کہنے والا قادیانی فتنہ سرگرم ہے، ہمیں اس کے دجل وفریب سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے، مولانا محمد عبد القوی صاحب خازن مجلس تحفظ ختم نبوت نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت مہدی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دجال کے بارے میں جو باتیں جس طرح بیان فرمائی ہے ہمیں اُن باتوں پر اُسی طرح ایمان رکھنا چاہئے جو فتنہ پرداز اور مفاد پرست لوگ اپنے بارے میں مہدی اور عیسیٰ ہونے کا دعوی کرتے ہیں انھیں نہ حدیث کا علم ہے اور نہ حدیث کا فہم ہے، الٹی سیدھی تاویلات کے ذریعہ ہمارے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں، اس لئے ہمیں صحیح عقیدہ کا علم ہونا چاہئے، جب علم کی روشنی ہوگی تو کوئی ایمان کا ڈاکو ہمارے ایمان کو نہیں لوٹ سکتا، جہالت کے اندھیروں میں ایمان کے لٹیرے کامیاب ہوتے ہیں، مولانا مفتی غیاث الدین رحمانی قاسمی نائب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت نے کہا: تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد ایک عظیم جدوجہد ہے، اس میں لگنا اور لگے رہنا ہمارے لئے عین سعادت اور خوش نصیبی ہے، اس کام سے نبی ﷺ کی شفاعت کی امید بڑھ جاتی ہے، صحابہ کرامؓ نے اپنے زمانہ میں جھوٹی نبوت کے فتنہ مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے قربانیاں دی ہیں، حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیری اور حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے دور میں مسلمانوں نے ان قربانیوں کی یاد تازہ کی، کانفرس میں مولانا مفتی تجمل حسین قاسمی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ نامپلی، مولانا موسیٰ خان ندوی نائب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ ٹولی چوکی، مولانا مفتی رفیع الدین رشادی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ جوبلی ہلز، مولانا مفتی عبد المنعم فاروقی رکن مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ ٹولی چوکی اور مولانا وجیہ الدین قاسمی مبلغ تحفظ ختم نبوت نے بھی مختلف عنوانات پر خطاب کیا، تلاوت قرآن مجید سے کانفرس کا آغاز ہوا، بعد ازاں نعتِ رسول مقبول ﷺ پیش کی گئی، کانفرس کی مختلف نشستوں میں مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کے ذیلی حلقوں کے ذمہ داران مولانا مفتی شیخ جعفر قاسمی، مولانا مفتی غلام نوید قاسمی، حافظ عمر فیضی، مولانا حشمت علی حسامی، مولانا حنیف خان قاسمی، مولانا سرور حامد قاسمی نے کاروائی چلائی، مولانا سید مصباح الدین حسامی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ ٹولی چوکی کی نگرانی میں مجالس تحفظ ختم نبوت گریٹر حیدرآباد کے نوجوانوں اور کارکنان نے انتظامات میں حصہ لیا، ریاستی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کی ضلعی شاخوں کے ذمہ داران مولانا مفتی غیاث محی الدین کریم نگر، مولانا سید ایوب قاسمی ورنگل، مفتی الیاس قاسمی نرمل، مولانا مفتی عبد الرؤف خان قاسمی کھمم، مولانا عبد الکریم رشادی کتہ گوڑم، مولانا مفتی عبد الصبور قاسمی ظہیر آباد، مولانا مفتی لئیق قاسمی بیدر، حافظ اسماعیل بسوا کلیان نے اپنے رفقاء کے ساتھ کانفرس میں شرکت کی، کانفرس کی آخری نشست میں شہ نشین پر مولانا محمد با نعیم مظاہری نائب ناظم مجلس علمیہ، مولانا مصدق القاسمی صدر سٹی جمعیۃ العلماء اور دیگر علماء کرام موجود تھے، جناب ریاض صاحب مینیجر مسجد عالمگیر نے اپنے اسٹاف کے ساتھ شب وروز محنت کرتے ہوئے کانفرس کو کامیاب بنانے میں اہم رول ادا کیا، مولانا مفتی رفیع الدین رشادی نے مسجد عالمگیر کمیٹی کے ذمہ داران جناب احمد نواز خان اور جناب ریاض صاحب سے اظہار تشکر کیا، حضرت مولانا شاہ جمال الرحمٰن کی دعاء پر کانفرس ختم ہوئی، شہر اور مختلف اضلاع سے مسلمانوں کی کثیر تعداد نے کانفرس میں شرکت کی۔

تلنگانہ سکریٹریٹ کے افتتاح کا مہورت 17 ر فروری کو، کئی اعلیٰ قائدین شرکت کریں گے

حیدرآباد: 24 ر جنوری (عصر حاضر نیوز) چیف منسٹر کے چندر شیکھر راؤ 17 فروری کو صبح 11:30 بجے سے دوپہر 12:30 بجے کے درمیان ڈاکٹر بی آر امبیڈکر تلنگانہ اسٹیٹ سکریٹریٹ کی نو تعمیر شدہ عمارت کا افتتاح کریں گے۔ افتتاح سے قبل ویدک پجاریوں کی جانب سے واستو پوجا، چنڈی یگم، سدرشن یگم اور دیگر رسومات انجام دیئے جائیں گے۔ افتتاحی تقریب میں تامل ناڈو کے وزیر اعلیٰ اور ڈی ایم کے صدر ایم کے اسٹالن، جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین، بہار کے نائب وزیر اعلیٰ تیجسوی یادو، بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی جانب سے جے ڈی (یو) کے قومی صدر للن سنگھ، ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے پوتے پرکاش امبیڈکر اور دیگر معززین شرکت کریں گے۔ بعد ازاں سکندرآباد پریڈ گراؤنڈس میں ایک بہت بڑا جلسہ عام منعقد کیا جائے گا۔ ریاستی وزیر عمارات وشوارع ویمولا پرشانت ریڈی نے منگل کو جاری کردہ ایک بیان میں بتایا کہ تمام معززین جو سکریٹریٹ کی نئی عمارت کی افتتاحی تقریب میں شرکت کریں گے، جلسہ عام میں بھی شرکت کر کے عوام سے خطاب کریں گے۔ واضح رہے کہ تلنگانہ سکریٹریٹ کی نئی پرشکوہ عمارت کی تعمیر کا کام آخری مرحلہ میں داخل ہو چکا ہے۔ اس کی تعمیر کی ذمہ دار شاپور جی پالون جی کنسٹرکشن کمپنی کے ذرائع نے بتایا کہ افتتاح کی تاریخ سے پہلے پہلے سکریٹریٹ کی شاندار عمارت حکومت کے حوالے کر دی جائے گی۔



شہر میں آتشزدگی کے واقعات کے بعد وزیر داخلہ محمود علی نے جائزہ اجلاس طلب کیا

حیدرآباد: 24 ر جنوری (عصر حاضر نیوز) ریاست تلنگانہ کے وزیر داخلہ محمد محمود علی نے پیر کو اپنے دفتر واقع لکڑی پل میں سکندرآباد کے دکن نائیٹ اسپورٹس شاپ کی عمارت میں پیش آئے فائر حادثہ پر ایک اعلیٰ سطحی اجلاس طلب کیا۔ جس میں محکمہ داخلہ کے پرنسپال سکریٹری جتیندر، ڈی جی، فائر سروسز وائی ناگی ریڈی، ڈائریکٹر وی اینڈ ای جی ایچ ایم سی وشواجیت کمپاٹی، فائر سروسز کے ڈائریکٹر لکشمی پرساد اور دیگر فائر آفیسرز موجود تھے۔ اس موقع پر افسران نے وزیر داخلہ کو وضاحت پیش کرتے ہوئے کہا کہ سکندرآباد میں پیش آیا واقعہ کمرشیل ہے جہاں پر عوام کی کثیر تعداد میں آمد ورفت ہوتی ہے۔ عمارتوں کے سیلار میں پارکنگ کی اجازت دی گئی ہے، مگر اکثر کاروباری لوگ سیلار میں خود کا کاروبار کر رہے ہیں یا کسی دوسرے کو کرایہ پر دیے ہیں جس کو کاروبار کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، دونوں صورتوں میں سیلار کا غیر قانونی طور پر کاروبار کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ افسران نے کہا کہ تجارتی علاقوں کے علاوہ بہت سے رہائشی علاقوں کے سیلار میں بھی اسی طرح کے غیر قانونی طور پر کاروبار چلائے جا رہے ہیں۔ جس سے فائر سیفٹی اصولوں کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ انہوں نے آگے مزید کہا کہ سیلار میں چلائے جا رہے کاروبار پر روک لگانا اور مالکین پر قانونی کارروائی کرنا وقت کا تقاضہ ہے۔ فائر افسران نے وزیر داخلہ کے علم میں لاتے ہوئے کہا کہ اکثر کاروباری اور رہائشی عمارتوں میں آگ پر قابو پانے کی جو مشینیں استعمال کی جا رہی ہیں وہ کافی پرانی اور ناکارہ ہو چکی ہیں۔ ان کی جدید کاری بھی ضروری ہے ورنہ آتشی حادثات پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔ وزیر داخلہ محمد محمود علی نے تفصیلات حاصل کرنے کے بعد افسران کو ہدایت دی کہ وہ چوکس رہیں اور اپنی خدمات کو بحسن وخوبی انجام دیں۔ انہوں نے کہا کہ حیدرآباد، سکندرآباد میں واقع تمام عمارتوں کا جائزہ حاصل کرتے ہوئے ان عمارتوں کی نشان دہی کریں جہاں سیلار میں تجارتی سرگرمیاں جاری ہیں تا کہ ان پر قانونی کارروائی کی جا سکے۔ وزیر موصوف نے افسران سے کہا کہ اس سلسلہ میں 25 جنوری کو وزیر تلاسانی سری نواس یادو نے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس طلب کیا ہے جس میں تفصیلی طور پر گفتگو کرتے ہوئے مسئلہ کا حل نکالنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھرا کے زیراہتمام جلسہائے اصلاحِ معاشرہ کا کامیاب انعقاد

حیدرآباد: 24رجنوری (پریس نوٹ) الحمد للہ تعالیٰ ریاستی جمعیۃ علماء 1989ء سے لے کر اب تک ہرسال پابندی کے ساتھ جلسہائے اصلاح معاشرہ منعقد کروارہی ہے۔ مسلم معاشرہ میں پھیلی ہوئی برائیوں' گمراہ کن رسم و رواج' بدعت وخرافات' بے دینی وضعف ایمانی' بے راہ روی' احکام الٰہی سے روگرانی' سنت نبوی ﷺ سے بیزاری' بداخلاقی و بدکرداری' غیر اسلامی حرکات جیسے شنیع جرائم کی لعنت معاشرہ میں جڑ پکڑ گئی ہے۔ ان کی اصلاح کیلئے ریاستی جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھراپردیش کے صدر محترم حافظ پیر شبیر احمد صاحب 1989ء سے کام کررہے ہیں۔ ہرسال دونوں ریاستوں کے اضلاع منڈلوں' تعلقہ جات میں جلسوں کا اہتمام اور علماء و بزرگوں کو مدعو کرکے وعظ و نصیحت کراتا ہے۔ چناں چہ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھرا پردیش کے زیراہتمام نشہ بندی' نوجوان لڑکے اورلڑکیوں کی بے رواہ روی کی اصلاح' طلاق اور خلع کے بڑھتے ہوئے واقعات کے خلاف پندروزہ اصلاح معاشرہ مہم کا ان اضلاع مثلا مارچلہ زیرنگرانی مفتی عبدالرزاق صاحب صدر جمعیۃ علماء مارچلہ' ضلع کرشاء وجئے واڑہ زیرنگرانی مولانا حسین صاحب مظاہری نائب صدر جمعیۃ علماء آندھراپردیش' ضلع گنٹور حضرت مولانا مفتی عبدالباسط صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع گنٹور' ضلع نیلور زیرنگرانی مولانا الیاس صاحب جامعی نائب صدر جمعیۃ علماء آندھراپردیش' ضلع انگول' حضرت مولانا محمد رفیع صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع پرکاشم انگول ضلع نندیال زیرنگرانی مولانا خلیل صاحب جامعی صدر جمعیۃ علماء ضلع نندیال' ایلور ضلع ملکاجگری زیرنگرانی حضرت مولانا عبدالباقی صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع میڑچل ملکاجگری' ضلع سریاپیٹ' زیرنگرانی زیرنگرانی مولانا سعید المظفر اظہر مظاہری جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع سریاپیٹ ضلع ورنگل زیرنگرانی لانا محمد عبدالعظیم صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع' ضلع پداپلی مولانا لیق اللہ صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع پداپلی' حضور آباد جمنی کنٹہ ضلع کریم نگر زیرنگرانی مفتی محمد یونس صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع کریم نگر' ضلع عادل آباد زیرنگرانی حضرت حافظ محمد ابوبکر صاحب صدر جمعیۃ علماء ضلع عادل آباد' ضلع نظام آبا زیرنگرانی مولانا سمیع اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ضلع نظام آباد' ضلع نرمل زیرنگرانی مفتی محمد الیاس احمد حامد قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع نرمل ضلع میدک توپران زیرنگرانی مولانا قاضی مسح الدین صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع میدک' حفیظ پیٹ' زیرنگرانی مولانا طاہر صاحب قاسمی عنبر پیٹ حیدرآباد مولانا محمد یعقوب صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء حلقہ عنبر پیٹ' بنڈلہ گوڑہ حیدرآباد زیرنگرانی مولانا مصدق القاسمی صاحب مدظلہ صدر جمعیۃ علماء ضلع گریٹر حیدرآبا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں ضلعی جمعیۃ علماء اور مقامی علماء کرام کے علاوہ ملک کے مؤقر وممتاز مشاہیر علماء کرام نے شرکت کی۔ اس جلسوں میں علماء حفاظ عوام الناس اور مستورات (28000) ہزار سے زائد لوگ شریک تھے۔ محترم حافظ پیر خلیق احمد صابر صاحب جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھراپردیش نے اضلاع کے مختلف جلسوں میں شرکت کی اور انہوں نے ریاستی جمعیۃ علماء کی جانب سے پندرہ روزہ اصلاح مہم کے اغراض ومقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے نشہ بندی نوجوانوں کی بے راہ روی کی اصلاح طلاق وخلع کے بڑھتے ہوئے واقعات پر تشویش کا اظہار اور اس کے سد باپ کیلئے والدین کو اپنے اولاد پر کڑی نظر رکھنے کی تلقین کی۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ دونوں ریاستوں کے اضلاع میں کل (35) کمیٹیاں تشکیل دی گی ہیں جو ہر منڈل میں اصلاح معاشرہ کی کمیٹیاں بناء کر کام کریں گی جس کے ذریعہ سے خصوصاً ہمارے نوجوانوں کو سدھارنے کی کوشش کی جائے اسلئے کہ یہی نوجوان ہمارا مستقبل ہے اگر یہ بگڑ جائیں گے تو ہمارا مستقبل تباہ ہو جائیگا۔ انہوں نے کہا جمعیۃ علماء گذشتہ 25رسال سے ہرسال مختلف موضوعات پر صدر محترم مولانا حافظ پیر شبیر احمد صاحب کی صدارت میں اصلاح معاشرہ مہم کا انعقاد کررہی ہے جسکا مقصد مسلم معاشرہ خصوصاً نوجوانوں کی اصلاح ہے۔ حضرت مولانا محمد یامین صاحب قاسمی مبلغ دارالعلوم دیوبند نے کہا کہ جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھراپردیش کی دعوت پر اصلاح معاشرہ کے عنوان سے گزشتہ 24/ سالوں سے مسلسل آرہا ہوں یہ ریاستی جمعیۃ علماء کا کارنامہ ہے کہ اس نے روز اول سے بلاناغہ جلسہائے اصلاح معاشرہ منعقد کروارہی ہے، جمعیۃ علماء نے اصلاح معاشرہ کی تحریک کو جنم دیا ہے۔ اس وقت پورے ملک میں ارتداد کی لہر بڑی تیزی کے ساتھ چل رہی ہے اور ارتداد کی ہوا ہر گھر کے دروازے پر دستک دے رہی ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ ارتداد یہ نہیں کہ مسلمان کافر ہورہے ہیں بلکہ ارتداد یہ ہے کہ ہمارے آجکل کے نوجوان لڑکے لڑکیاں اور کم عمر بچے بظاہر نام سے تو مسلمان ہے مگر اندرونی طور پر حقیقی مسلمان نہیں رہے مہمان مقرر نے جس کے کء وجوہات پر روشنی ڈالی جس میں ایک سب بنیادی اہم وجہ یہ بیان فرمایا کے اس وقت امت مسلمہ کا ایک بڑا طبقہ اپنی اولاد کو تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے ایسے انگلش مشنری اسکول کا انتخاب کررہا ہیں جہاں مخلوط تعلیم کا نظم ہے جہاں عیسائیت اور دوسرے مذاہب کی تعلیم وتربیت کا نظام ہیں تو ایسے تعلیمی اداروں میں ہمارے بچوں کا ایمان کیسے محفوظ رہ سکتا ہے۔ دوسرے مہمانِ خصوصی حضرت مولانا محمد عرفان صاحب قاسمی مبلغ دارالعلوم دیوبند نے کہا حقیقی اسلامی معاشرہ وہی ہے، جس میں لوگ ایک دوسرے کی راحت وآرام کا خیال رکھیں، مشکل وقت میں دوسروں کے کام ائیں، کسی کو تکلیف نہ دیں اور اپنے باہمی تعلّقات ملنساری، حُسن اَخلاق اور ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کا برتاوَ کریں۔ اسلام اِنہی چیزوں کا درس دیتا ہے اور مُعاشَرے میں نرمی، محبت، شفقت اور ہمدردی کے جذبات پروان چڑھاتا اور معاشرے کو نقصان پہنچانے والے اُمور مثلاً بے جا شدّت اور اَیذا رسانی سے منع کرتا ہے۔ آپس میں اچّھے تعلّقات اور صُلح صفائی سے زندگی گزارنا اِسلام کے بنیادی مقاصد میں سے ہے معاشرہ افراد کے مجموعہ کا نام ہے، اور ہر فرد اس بات کا ذمہ دار ہے کہ وہ اپنے معاشرہ کو ہر طرح کی خرابیوں اور گندگیوں سے پاک وصاف رکھے، ظاہری نجاست اور باطنی ہلاکت والی چیزوں کو معاشرہ سے نکال کر دور کرنے کی فکر کریں۔ اسلام نے مسلمانوں کو اس بات کی بطورخاص تعلیم دی کہ وہ اپنے گردوپیش کا جائزہ لیتے رہیں اور جو خرابیاں آرہی ہیں ان کے سدِ باب کی فکر کریں۔ جب معاشرہ کی اصلاح اور سدھار کی فکریں ہوں گی تو پھر اس کے نتیجہ میں افراد بھی پاکیزہ سانچے میں ڈھلیں گے اور نوجوان بھی بے راہ روی سے بچیں گے۔ دین اسلام کا بنیادی مقصد اللہ کی عبادت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیجائے اس کے ساتھ مخلوق خدا کی خدمت کیجائے، والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے سلسلہ بیان جاری رکھتے مہمان مقرر نے کہا کہ اپنی اولاد کی دینی تعلیم وتربیت کا خاص اہتمام کیا جائے، مسلم معاشرہ میں جو برائیاں رائج ہورہی ہے مثلا نشہ خوری، بدنگاہی، زناکاری، فضول گفتگو اوقات ضائع کرنا ان چیزوں سے احتیاط واجتناب کیا جائے تو صالح معاشرہ وجود میں آسکتا ہے۔

اپنی سالگرہ کے موقع پر نئے سکریٹریٹ کا افتتاح کس طرح کریں گے؟: بنڈی سنجے

حیدرآباد 24 جنوری (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ بی جے پی کے سربراہ بنڈی سنجے نے سوال کیا کہ وزیراعلی کے چندرشیکھرراو اپنی سالگرہ کے موقع پر نئے سکریٹریٹ کا افتتاح کس طرح کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ وزیراعلی کے چندرشیکھرراو نے نئے سکریٹریٹ کا نام ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے نام پر رکھا ہے تاہم وہ سکریٹریٹ کے قریب زیرتعمیر ان کے مجسمہ کا معائنہ کرنے کے موقف میں بھی نہیں ہے۔ انہوں نے استفسار کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعلی کو کس نے حق دیا کہ وہ اپنی سالگرہ پر نئے سکریٹریٹ کا افتتاح کریں؟ سکریٹریٹ وزیراعلی کی جائیداد نہیں ہے بلکہ یہ تمام لوگوں کی ملکیت ہے۔ انہوں نے بی آر امبیڈکر کی یوم پیدائش کے بجائے خود اپنی سالگرہ کے موقع پر اس سکریٹریٹ کے افتتاح کی تجویز پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعلی کو اس بات کا جواب ریاست کے عوام کو دینا پڑے گا۔

اقلیتی اقامتی اسکول نرمل میں داخلوں کے لیے درخواستیں مطلوب

نرمل 24رجنوری (اسٹاف رپورٹر) موجودہ دور میں تعلیم ہی انسان کی ترقی کا واحد ذریعہ ہے تعلیم کے ذریعے طلباء اپنے مستقبل کو درخشاں بنا سکتے ہیں اور اپنے والدین کے سنہرے خوابوں کو پورا کرسکتے ہیں ان خیالات کا اظہار پرنسپل اقلیتی اقامتی اسکول وکالج بوائز نرمل ایم مہیش اپنا ایک صحافتی بیان جاری کرتے ہوئے کیا انہوں نے بتایا کہ سیکرٹری اقلیتی اقامتی اسکولس وکالجز ریاست تلنگانہ بی شفیع اللہ کی ہدایت پر تعلیمی سال 2023-24 کے لیے" پہلے آؤ پہلے پاؤ" کی بنیاد پر داخلوں کے لیے آن لائن رجسٹریشن کا آغاز ہوچکا ہے انہوں نے بتایا کہ اقلیتی اقامتی اسکول بوائز نرمل میں جماعت پنجم 51 نشتیں اور انٹرمیڈیٹ سال اول میں ایم پی سی گروپ میں 26، بی پی سی گروپ میں 26 نشستوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہے انہوں بتایا کہ 15 جنوری 2023 سے آن لائن درخواست داخل کرنے کا آغاز ہوچکا ہے اور 30 جنوری 2023 داخلوں کی آخری تاریخ مقرر کی گئی ہے پرنسپل ایم مہیش نے اولیاء طلباء سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے نونہالوں کے روشن مستقبل کے لئے اقلیتی اقامتی تعلیمی اداروں میں داخلہ کروائیں اور آن لائن داخلوں کے لیے ویب سائٹ www.tmreis.telangana.gov.in پر رجسٹریشن کرواسکتے ہیں یا راست اسکول وکالج پہنچ کر مفت آن لائن درخواست داخل کرسکتے ہیں مزید تفصیلات کے 9000531993، 9491178747 اور 7995057957 پر ربط پیدا کرسکتے ہیں۔

آنکھوں کی روشنی پروگرام۔ تین دنوں میں 6لاکھ سے زائد افراد کے معائنے

حیدرآباد 24 جنوری (عصرحاضر) تلنگانہ کے وزیر افزائش مویشیاں سرینواس یادو نے کہا ہے کہ وزیراعلی کے چندرشیکھرراو نے آنکھوں کی روشنی پروگرام (کنٹی ویلوگو) کا آغاز کیا ہے جس کی مثال ملک کی کسی دوسری ریاست میں نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعلی کا مقصد آنکھوں کے امراض سے پاک معاشرہ کی تعمیر ہے۔ وزیرموصوف نے عیسی میاں بازار کے وکٹوریہ پلے گراؤنڈ میں آنکھوں کی روشنی پروگرام کے حصہ کے طور پر لگائے گئے آئی کیمپ کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ شہر حیدرآباد میں گزشتہ تین دنوں میں 6 لاکھ سے زائد آنکھوں کے معائنے کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 1 لاکھ 53 ہزار افراد کو ریڈنگ گلاسس دیئے گئے ہیں۔ مزید ایک لاکھ 14 ہزار افراد کو ایک ماہ کے اندر عینکیں دی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اب تک 3 لاکھ 52 ہزار افراد کو آنکھوں کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

تلنگانہ اور آندھراپردیش میں سردی کی لہر میں اضافہ

حیدرآباد 24 جنوری (ذرائع) دونوں تلگو ریاستوں تلنگانہ اور آندھراپردیش میں سردی کی لہر میں اضافہ ہوگیا ہے۔ کئی مقامات پر اقل ترین درجہ حرارت میں گراوٹ ہوگئی ہے۔ شمالی ہند سے آرہی سرد ہواوں کے نتیجہ میں جنوب کی ان دو اہم ریاستوں میں حالیہ دنوں کے دوران سردی کی لہر میں غیرمعمولی اضافہ ہوگیا ہے۔ ان ریاستوں کے بیشتر مقامات پر کہر کی گھنی چادر بھی درج کی جارہی ہے۔ محکمہ موسمیات نے کہا کہ آئندہ تین دنوں کے دوران تلنگانہ میں اسی طرح کی صورتحال برقرار رہنے کا امکان ہے۔ اے پی کے ایجنسی علاقوں میں بھی درجہ حرارت میں گراوٹ ہوگئی ہے۔ عہدیداروں نے عوام کو مشورہ دیا ہے کہ آنے والے دنوں میں سردی کی لہر میں اضافہ کے پیش نظر چوکس رہیں۔ گذشتہ دس برسوں کے دوران پہلی مرتبہ ریاست کے کئی علاقوں میں جنوری کے اواخر میں اقل ترین درجہ حرارت درج کیا جارہا ہے۔ محکمہ موسمیات کے عہدیداروں نے نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ آنے والے مہینہ میں سردی کی لہر میں اضافہ کے پیش نظر چوکسی کی ضرورت ہے۔ صبح اور شام کے اوقات میں بیشتر مقامات پر لوگ آگ تاپتے نظر آرہے ہیں۔ تلنگانہ میں دن کے درجہ حرارت میں اضافہ ہوا ہے جبکہ رات کے اوقات میں درجہ حرارت میں گراوٹ دیکھی جارہی ہے جس کے سبب صبح اور شام کے اوقات میں سردی دیکھی جارہی ہے۔

مسجد حضرت جی مولانا یوسف کاندھلویؒ ملکا پور منڈل بی بی پیٹ کا 5فروری کو عظیم الشان افتتاحی اجلاس

کاماریڈی: 24رجنوری (پریس نوٹ) مفتی محمد خواجہ شریف مظاہری ترجمان مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کاماریڈی کی اطلاع کے مطابق ضلع کاماریڈی کے منڈل بی بی پیٹ کے موضع ملکاپور جہاں مسلم سنگتراش بستی برسوں سے آباد ہے، جس میں مسجد کی توسیع اور تعمیر کا کام اللہ کے خاص فضل سے مجلس تحفظ ختم نبوت کاماریڈی کے زیرنگرانی اور جناب حافظ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اہل خانہ واہل خیر کے حسن تعاون حضرت مولانا مفتی سعید اکبر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی سرپرستی میں مکمل ہونے کو ہے، اس سلسلے میں مشاورتی اجلاس جناب انور صاحب ناظم مدرسہ دارالعلوم حلیمیہ نظام پیٹ ضلع میدک کی صدارت میں منعقد ہوا اس مشاورتی اجلاس میں مسجد کے انتظامات کی تکمیل اور اطراف واکناف تمام میں دعوت دینے کے سلسلے میں ذمہ داریاں سونپی گئی، جبکہ مشاورتی اجلاس کی کاروائی مولانا نظرالحق قاسمی چلاتے ہوئے ہونے والے اجلاس کی تفصیلات سے آگاہ کیا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ایک افتتاحی اجلاس کا انعقاد عمل میں لایا جایا، جس کی صدارت مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا ابرارالحسن صاحب رحمانی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کاماریڈی فرمائیں گے، جس میں بحیثیت مہمان خصوصی مقرر شعلہ بیان حضرت مولانا مفتی سعید اکبر صاحب نقشبندی نظام آباد، مولانا مفتی منور صاحب حیدرآباد شرکت فرمائیں گے اور خصوصی خطاب فرمائیں گے۔ عامۃ المسلمین سے 5 فروری بروز اتوار ملکاپور منڈل بی بی پیٹ میں منعقد ہونے والے افتتاحی پروگرام میں کثیر تعداد میں شرکت کی پرخلوص گذارش ہے۔

تلنگانہ حکومت لڑکیوں کی دیکھ بھال، بہبود اور مساوات کو ترجیح دے گی: دیا کرراو

حیدرآباد 24 جنوری (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ کے وزیر دیہی ترقی ای دیاکرراو نے تمام لڑکیوں کو قومی لڑکیوں کے دن کے موقع پر مبارکباد دی۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ تلنگانہ حکومت لڑکیوں کی دیکھ بھال، بہبود اور مساوات کو ترجیح دے گی۔ انہوں نے کہا کہ لڑکیوں کے تحفظ اور رحم مادر میں لڑکیوں کے قتل کے واقعات کی روک تھام کے لیے سخت اقدامات کیے جارہے ہیں۔ وزیرموصوف نے آج تلنگانہ رورل پاورٹی ایلیویشن آرگنائزیشن سے الحاق شدہ آئی کے پی اور وی او اے ایمپلائیز ایسوسی ایشن کے کیلنڈر 2023 کی نقاب کشائی کی۔ ورنگل ضلع کے پروت گری میں اپنی رہائش گاہ پر کیلنڈر کی رسم اجراانجام دیتے ہوئے انہوں نے تجویز پیش کی کہ آئی کے پی اور وی او اے کو زیادہ فعال طور پر کام کرنا چاہیے اور سرکاری اسکیموں کو عوام تک وسیع پیمانے پر لے جانا چاہیے۔

شراب کی دکان میں گھس کر فلمی انداز میں حملہ

حیدرآباد 24 جنوری (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ کے ضلع میڑچل میں شراب کی دکان میں گھس کر ہوا میں گولی چلاتے ہوئے دو لاکھ روپئے لوٹ لئے گئے۔ یہ واردات ضلع کے موڑ وچنتلہ پلی منڈل کے اُودے مری میں کل شب پیش آئی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس وہاں پہنچی جس نے اس واقعہ کا سی سی ٹی وی فوٹیج حاصل کرلیا۔ یہ ویڈیو دیکھتے ہی دیکھتے سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمس پر تیزی کے ساتھ وائرل ہوگیا۔ پولیس اس واردات میں ملوث افراد کی تلاش کا کام کررہی ہے۔ دکان کے مالک بالاکرشنا اور ملازم جئے پال ریڈی پر بھی سنگباری کی گئی۔ ملزمین نے لاٹھیوں سے ان پر حملہ کردیا۔ یہ ملزمین منکی کیپ پہنے ہوئے تھے۔ پولیس نے کہا کہ ملزمین مفرور ہیں جن کی تلاش کا کام کیا جارہا ہے۔

www.asrehazir.com asrehazirportal

9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

سلیم شیرازی کی خدمات کا دائرہ وسیع اور متنوع: پروفیسر شیخ عقیل احمد

سینئر صحافی، مترجم و شاعر سلیم شیرازی کی شخصیت وخدمات کے تجزیوں پر مشتمل مضامین کے مجموعے 'ہفت پہلو سلیم شیرازی' کا رسم اجراء



نئی دہلی، 24 جنوری (پریس نوٹ) سینئر صحافی، مترجم و شاعر سلیم شیرازی کی شخصیت و خدمات کے تجزیوں پر مشتمل مضامین کے مجموعے 'ہفت پہلو سلیم شیرازی' کا آج کونسل کے ڈائرکٹر پروفیسر شیخ عقیل احمد اور دیگر شخصیات کے ہاتھوں اجراعمل میں آیا اس کا اہتمام قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے کیا تھا اس موقع پر وفیسر شیخ عقیل احمد نے کہا کہ سلیم شیرازی کو میں عرصہ دراز سے جانتا ہوں، وہ ایک ہمہ جہت شخصیت کے حامل ہیں، انھوں نے اردو صحافت، ترجمہ، فکشن اور شاعری تمام شعبوں میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ سلیم شیرازی چونکہ بہ یک وقت کئی زبانوں پر دسترس رکھتے ہیں اس لیے ان کا مطالعہ بھی وسیع اور متنوع ہے اور اس کا اظہار ان کی تخلیقات سے بھی ہوتا ہے۔ شیخ عقیل نے اس کتاب کی اشاعت پر سلیم شیرازی اور کتاب کے مرتبین عبدالواحد ہاشمی و نفیس الرحمان سیوہاروی کو دلی مبارکباد پیش کی اور کہا کہ مجھے امید ہے کہ اس کتاب سے سلیم شیرازی کی شخصیت اور فکروفن کو سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی۔ ممتاز ادیب و ناقد حقانی القاسمی نے کہا کہ سلیم شیرازی کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ وہ ایک خود دار شخصیت کے مالک ہیں، بہت ہی مشفق، محبت کرنے والے اور اپنے چھوٹوں کی حوصلہ افزائی کرنے والے انسان ہیں۔ انھوں نے کہا کہ شیرازی صاحب حقیقی معنوں میں اردو کے بے لوث خادم ہیں۔ انھوں نے جہاں دہلی سے شاءع ہونے والے بیشتر اردو اخبارات میں خدمات انجام دیں، وہیں ان کی کلاسیکی رنگ کی شاعری بھی اپنے اندر بے پناہ کشش رکھتی ہے۔ یہ کتاب ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کی عمدہ کوشش ہے جس کے لیے میں مرتبین کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مشہور شاعر معین شاداب نے سلیم شیرازی سے اپنے دیرینہ روابط کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شخصیت و اطوار کے دلچسپ پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ سلیم شیرازی واقعی ہمہ جہت شخصیت کے حامل ہیں اور ان کی شخصیت کا ہر پہلو ایک مستقل موضوع اور ایک کیرکٹر ہے۔ انھوں نے خصوصاً ان کے شعری اوصاف ومحاسن پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ چونکہ سلیم شیرازی کو لکھنؤ کے قدیم شعرا کی صحبت حاصل رہی ہے اور انھوں نے کلاسیکی شعرا کا مطالعہ کر رکھا ہے، اس وجہ سے ان کی شاعری میں وہی رنگ پایا جاتا ہے جو استاد شعرا سے مخصوص ہے۔ انھوں نے قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر پروفیسر شیخ عقیل کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے سلیم شیرازی کی پذیرائی واعتراف کے لیے کونسل کا اسٹیج فراہم کیا۔ اس موقعے پر کتاب کے مرتب عبدالواحد ہاشمی نے بھی اظہار خیال کیا، جبکہ حاضرین کی خواہش پر جناب سلیم شیرازی نے کچھ منتخب نعتیہ اشعار پیش کیے۔ قومی بھارت کے ایڈیٹر ممتاز عالم رضوی نے کہا کہ سلیم شیرازی ایک قلندر صفت انسان ہیں، کردار و عمل کا حسن ان کی شناخت ہے اور وہ لکھنؤ و دہلی دونوں دبستانوں کی ادبی و ثقافتی خصوصیات کے امین ہیں۔ آخر میں کتاب کے دوسرے مرتب نفیس الرحمن سیوہاروی کے اظہار تشکر کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعے پر کونسل کے اسٹاف کے علاوہ معروف صحافی جناب ظفر انور شکر پوری، مشہور شاعر منیر ہمدم، عبارت پبلی کیشن کے سربراہ سلام الدین خان اور علی ساجد وغیرہ بھی موجود رہے۔

تریپورہ میں ماں نے 18 مہینے کے بیٹے کا قتل کرنے کے بعد خودکشی کرلی

اگرتلہ، 24 جنوری (ذرائع) تریپورہ میں کھوائی ضلع کے تیلیامورا تھانہ علاقہ میں پیر کو ایک خاتون نے اپنے 18 مہینے کے بیٹے کو فارمک ایڈ کھلا کر قتل کرنے کے بعد خودکشی کرلی۔ پولیس نے واقعہ کی جانچ شروع کی ہے لیکن ابھی تک قتل اور خودکشی کے وجوہات کا پتہ نہیں چل پایا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ پہلی نظر میں ایسا لگتا ہے کہ خاتون گزشتہ کچھ مہینوں سے سنگین معاشی تناؤ میں تھی، جس کی وجہ سے اس نے یہ قدم اٹھایا۔ خاتون کے شوہر نے اسے چھوڑ دیا تھا اور وہ دو جون کو بھی روٹی کا انتظام نہیں کر پارہی تھی۔ پولیس نے بتایا کہ متوفی کی شناخت ہر دئی اے ڈی سی گاؤں کی صدور چنپا مورا بستی کی رہنے والی 28 سالہ پھول رانی جماتیا کے طور پر کی گئی ہے جس نے اپنے ڈیڑھ سال کے بیٹے آیوش جماتیا کے منہ میں فارمک ایسڈ ڈالا، جس کا استعمال ربڑ کو ذخیرہ کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس نے بھی فارمک ایسڈ کھالیا۔ ماں بیٹے دونوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ پولیس نے بتایا کہ موقع پر فارمک ایسڈ کے نمونے پائے گئے اور پوسٹ مارٹم رپورٹ نے بھی یہی اشارہ کیا ہے کہ موت ایسڈ کی وجہ سے موت ہوئی تھی۔ شروعاتی جانچ میں پتہ چلا ہے کہ متوفی اور اس کے شوہر کی شادی شدہ زندگی بہت برے دور سے گزر رہی تھی۔ اس کے شوہر شمبھو جماتیا نے کچھ مہینے پہلے اسے چھوڑ کر دوسری شادی کرلی تھی۔

خانقاہ رحمانیہ کے زیر اہتمام ماہانہ اصلاحی وتربیتی مجلس

مالیگاؤں: 24رجنوری (پریس نوٹ) موجودہ دور میں نیک اعمال میں کمی اور گناہوں کی کثرت کا بنیادی سبب دلوں میں دنیا کی محبت کا سما جانا اور فکر آخرت کا کمزور ہو جانا ہے، حدیث شریف کے مطابق دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے، خانقاہوں میں منعقد ہونے والی اصلاحی وتربیتی مجالس میں دنیا کی بے وقعتی اور آخرت کی اہمیت کو واضح کیا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی محبت مغلوب اور آخرت کی فکر غالب ہوتی ہے، پھر نیک اعمال کی انجام دہی اور گناہوں سے اجتناب کی توفیق ملتی ہے۔ اسی مقصد کے تحت خانقاہ رحمانیہ کے زیر اہتمام ماہانہ اصلاحی و تربیتی مجلس کا انعقاد ہوتا ہے، جس میں شہر و بیرون شہر سے بڑی تعداد میں مریدین و متوسلین خانقاہ رحمانیہ و برادران اسلام شرکت کرتے ہیں، اس مہینہ یہ مجلس مورخہ ۲۹رجنوری ۲۰۲۳ء بروز اتوار بعد نماز عصر سے رات دس بجے تک محلہ بسم اللہ باغ، نیا سلاٹر ہاؤس سے پہلے مسجد ہدایت الاسلام میں منعقد کی جائے گی، جس میں بعد نماز عصر حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب دامت برکاتہم دعاؤں، سنتوں، مسائل اور آداب زندگی کی تعلیم دیں گے اور بعد نماز مغرب حضرت والا کا اصلاحی و تربیتی خطاب ہوگا۔ خطاب کے بعد ذکر ہوگا اور ملکی حالات کے پیش نظر دعا کا خصوصی اہتمام کیا جائے گا، ان شاء اللہ! برادران اسلام سے عموماً اور خانقاہ رحمانیہ مالیگاؤں کے متوسلین سے خصوصاً درخواست ہے کہ ضرور شرکت فرمائیں۔ نوٹ: بیرون شہر سے تشریف لانے والے حضرات مندرجہ ذیل نمبرات پر اپنی آمد کی پیشگی اطلاع دیں۔)محمد یوسف رحمانی: 9326288568) (مولانا شعیب احمد رحمانی: 9922839770)

ملازمین پر بحران: پہلے کورونا، اب برطرفیاں

ہندوستانی پیشہ ورافراد زبردست تناؤ اور پریشانی سے دوچار

نئی دہلی: مختلف کمپنیوں میں بڑے پیمانے پر کی جا چھنٹنی اور برطرفیوں کے درمیان نفسیات کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ دفتر جانے والے اور گھر سے کام کرنے والے دونوں پیشہ ور افراد خوف و ہراس اور ڈپریشن میں مبتلا ہیں، کیونکہ انہیں اپنا مستقبل غیر یقینی نظر آرہا ہے۔ دماغی صحت کے ماہرین نے پیر کو یہ بات کہی۔ جنوری میں روزانہ اوسطاً تقریباً 3000 تکنیکی پیشہ ور افراد اپنی ملازمتیں کھو رہے ہیں، جن میں ہزاروں ہندوستانی بھی شامل ہیں۔ ماہرین صحت کے مطابق گزشتہ 2-3 سالوں کے کووِڈ لاک ڈاؤن، اموات اور دوبارہ انفیکشن کے خوف اور اب بڑے پیمانے پر برطرفیوں نے ہندوستانی پیشہ ور افراد کے لیے شدید تناؤ پیدا کر دیا ہے۔ گروگرام کے میکس اسپتال میں نفسیات کی سینئر کنسلٹنٹ ڈاکٹر سومیا مدگل نے آئی اے این ایس کو بتایا کہ ملٹی نیشنل کمپنیوں سے آنے والے مریضوں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ ڈاکٹر مدگل نے کہا "یہ مریض عام طور پر گھبراہٹ اور بے چینی میں مبتلا ہیں اور ان کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ان میں سے کچھ جو پہلے ہی دوائیں لے رہے ہیں، ان کا ادویات پر انحصار بڑھ گیا ہے اور علامات میں شدت آئی ہے۔" ان کے مطابق، بہت سے لوگ اضطراب کی تازہ یا حالیہ علامات کے ساتھ آرہے ہیں اور اضطراب یا مخلوط اضطراب سے متعلق ایڈجسٹمنٹ کے مسائل سے دوچار ہیں۔ زیادہ تر لوگوں کے لیے نوکریوں سے برطرفی اور ملازمت کا نقصان بہت دباؤ کا تجربہ ہوتا ہے۔ یہ غیر یقینی صورتحال، معاشی چیلنجز اور آپ کے مستقبل پر کنٹرول کھونے کا وقت ہے۔ واشنگٹن ڈی سی میں جی ڈبلیو اسکول آف میڈیسن اینڈ ہیلتھ سائنسز میں نفسیات کے اسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر رشی گوتم کے مطابق یہ کسی پیشہ ور کی ذہنی صحت پر نمایاں اثر ڈال سکتا ہے اور پریشانی، افسردہ مزاج، صدمے اور غم کا سبب بن سکتا ہے۔ ڈاکٹر گوتم نے بتایا "یہ نیند اور بھوک کو متاثر کرتا ہے، منشیات اور الکحل کے غیر صحت بخش استعمال کا خطرہ بڑھاتا ہے، چڑچڑاپن، خود اعتمادی میں کمی، خاندانی اختلاف وغیرہ کا سبب بنتا ہے۔" دہلی کے سر گنگا رام اسپتال کی سینئر کلینیکل سائیکالوجسٹ ڈاکٹر آرتی آنند نے کہا کہ وبائی امراض اور بغیر کسی انتباہ کے بڑے پیمانے پر برطرفیوں نے محنت کش طبقے کو شہروں سے باہر نکال دیا ہے۔" انہوں نے مزید کہا "یہ صورتحال خوف اور تناؤ کی طرف لے جاتی ہے۔ اس سے نمٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ جو وسائل دستیاب ہیں ان کو استعمال کرنے کے قابل بنے، گھبرائیں نہیں اور مستقبل کے بارے میں منفی سوچنا چھوڑ دیں۔" ماہرین صحت نے کہا کہ اس غیر یقینی وقت سے نمٹنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دوستوں اور کنبہ کے ساتھ معاون تعلقات برقرار رکھیں، باقاعدگی سے ورزش کریں اور ذہن سازی کی مشق کریں۔ مثبت رویہ رکھیں۔ ڈاکٹر گوتم نے کہا کہ "مجھے دوبارہ کبھی نوکری نہیں ملے گی یا میں پھر کبھی اپنے کام سے لطف اندوز نہیں ہوں گا"، اس طرح کے عام منفی خیالات سے دور رہیں۔" ایمبریس امپرفیکشن کی بانی اور ماہر نفسیات دیویا مہندرو نے بتایا کہ موجودہ برطرفی سے متاثر ہونے والوں کو جذباتی طور پر نہیں بلکہ عملی طور پر اس سے نمٹنے کی ضرورت ہے۔ وہ مشورہ دیتے ہیں کہ ممکنہ آجروں کو شارٹ لسٹ کرنا شروع کریں، دستیاب مواقع اور کمپنیوں کے بارے میں تحقیق کریں، اعلیٰ مہارت کے راستے تلاش کریں اور اگر ضرورت ہو تو دوسرے شعبوں میں بھی مواقع تلاش کریں۔ انہوں نے مزید کہا "امیدواری کے دوران آجروں کے سامنے اپنی صورت حال بیان کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیار رہیں۔ دوستوں، سابق مالکان اور ساتھیوں کے ساتھ رابطے کریں، یہ نیٹ ورک کے لیے بھی ضروری ہے۔" موہندرو نے کہا، تمام پیشہ ور افراد کو گھر میں اپنے ساتھیوں اور کنبہ کے افراد کے ساتھ کام کی ذمہ داریاں بانٹنی چاہئیں، جس سے انہیں نہ صرف جوابدہ ہونے میں مدد ملے گی بلکہ وہ اپنی زندگی اور کام کے بارے میں سوچتے ہوئے بھی ہلکا محسوس کریں گے۔

ایم سی ڈی میئر انتخاب کے دوران پھر ہنگامہ، ایوان کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی

نئی دہلی: دہلی میونسپل کارپوریشن میں میئر، ڈپٹی میئر، قائمہ کمیٹی کے 6 ممبران کے انتخاب کے دوران منگل کے روز ایک مرتبہ پھر ہنگامہ آرائی ہوئی۔ یہ ہنگامہ آرائی اس وقت ہوئی جب دہلی کے سوک سینٹر میں انتخابی عمل جاری تھا اور اس ترتیب میں پہلے نامزد کونسلر کے بعد منتخب کونسلر یکے بعد دیگرے حلف لے رہے تھے۔ ایوان میں 10 نامزد اور 250 منتخب کونسلروں کی حلف برداری مکمل ہو چکی تھی لیکن عام آدمی پارٹی اور بی جے پی کے کونسلروں کے درمیان بڑھتے ہوئے ہنگامے کے پیش نظر ایم سی ڈی ہاؤس کو غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔ غور طلب ہے کہ ایم سی ڈی میئر، ڈپٹی میئر اور اسٹینڈنگ کمیٹی کا انتخاب سوک سینٹر میں 6 جنوری کو ہوا تھا لیکن جیسے ہی لیفٹیننٹ گورنر کے ذریعہ پریزائیڈنگ افسر تعینات کئے گئے بی جے پی کے ستیہ شرما نے ایم سی ڈی ہاؤس میں حلف لیا اور اس کے بعد لیفٹیننٹ گورنر کے نامزد کردہ 10 کونسلروں کی حلف برداری کا عمل شروع ہوا، عام آدمی پارٹی کے کارکنوں کی طرف سے نعرے لگائے جانے لگے اور پھر بی جے پی کے کونسلروں کی طرف سے بھی نعرے لگائے گئے۔ کچھ ہی دیر میں یہ نعرے بازی ہنگامہ آرائی اور ہاتھاپائی میں تبدیل ہو گئی۔ اس وقت ایم سی ڈی ہاؤس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی تھی۔ بعد ازاں میئر، ڈپٹی میئر اور ایم سی ڈی کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے 6 ممبران کے انتخاب کے لئے آج 24 جنوری کی تاریخ مقرر کی گئی۔

جیو نے بنایا نیا ریکارڈ، ایک ساتھ 50 شہروں میں ٹرو 5 جی لانچ

نئی دہلی، 24 جنوری (عصر حاضر نیوز) ریلائنس جیو نے ملک کی 17 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے 50 شہروں میں ٹرو 5 جی لانچ کر کے ایک نیا ریکارڈ بنایا ہے اس کے ساتھ ہی جیو کے ٹرو 5 جی نیٹ ورک سے جڑے شہروں کی تعداد 184 تک پہنچ گئی ہے قومی راجدھانی علاقہ کے پانی پت، روہتک، کرنال، سونی پت اور بہادر گڑھ بھی جیو کے ٹرو 5 جی نیٹ ورک میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس موقع پر بات کرتے ہوئے جیو کے ترجمان نے کہا" ہم 17 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے 50 شہروں میں جیو ٹرو 5 جی کو بیک وقت لانچ کرنے پر بہت پرجوش ہیں۔ اس کے ساتھ جیو ٹرو 5 جی سے جڑے شہروں کی کل تعداد 184 ہوگئی ہے۔ یہ نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں 5G خدمات کے سب سے بڑے رول آؤٹ میں سے ایک ہے۔ ہم نے پورے ملک میں ٹرو 5G رول آؤٹ کی رفتار میں اضافہ کیا ہے کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہر جیو صارف نئے سال 2023 میں جیو ٹرو 5 جی کے فوائد سے لطف اندوز ہو۔ نیشنل کیپیٹل ریجن کے شہروں کے ساتھ ہریانہ سے جڑنے والے دیگر شہر ہیں انبالہ، حصار اور سرسا۔ اتر پردیش کے جھانسی، علی گڑھ، مراد آباد اور سہارنپور میں بھی جیو کی 5 جی خدمات شروع ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ آندھرا پردیش کے 7 شہر، اڈیشہ کے 6، کرناٹک کے 5، چھتیس گڑھ، تمل ناڈو اور مہاراشٹر کے تین تین، راجستھان اور مغربی بنگال کے دو دو اور آسام، جھارکھنڈ، کیرالہ، پنجاب اور تلنگانہ میں ایک ایک شہر بھی جیو ٹرو 5 جی نیٹ ورک سے کنکیٹ ہو گئے ہیں۔ اس لانچ کے ساتھ ہی گوا اور پڈوچیری بھی 5G کے نقشے پر ابھرے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر شہروں میں ریلائنس جیو 5G خدمات شروع کرنے والا پہلا اور واحد آپریٹر بن گیا ہے۔ ان شہروں کے جیو صارفین کو جیو ویلکم آفر کے تحت مدعو کیا جائے گا۔

اسرائیلی پارلیمنٹ میں مغربی کنارا کی بدو آبادی کو ختم کرنے کا مطالبہ

دو ارکان نے الخان الاحمر بستی کو ہٹانے کا کہا، بین الاقوامی اداروں کا بزورِ طاقت جگہ خالی نہ کرانے کا دباؤ



پیر کے روز اسرائیل کے کنیسٹ میں دو ممتاز قانون سازوں نے مغربی کنارے میں القدس کے قریب ایک بدو آبادی کو ہٹانے کا مطالبہ کر دیا اور وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو پر زور دیا کہ وہ بین الاقوامی دباؤ کو رد کرتے ہوئے اس آبادی کو ختم کر دیں اور اس جگہ پر برسوں پرانے تنازعہ کو ایک مرتبہ پھر ابھرنے کا موقع دے دیا جائے۔ الخان الاحمر برادری مغربی کنارے میں زمین کے حقوق پر برسوں سے جاری تنازعہ کا مرکز رہی ہے۔ یورپی یونین سمیت بین الاقوامی اداروں نے اسرائیل پر زور دیا ہے کہ وہ اس جگہ کو خالی نہ کرائے اور اس کے رہائشیوں کو طاقت کے ذریعہ نہ ہٹایا جائے۔ اسرائیل میں قوم پرست دائیں بازو کی جماعتوں پر مشتمل نئی حکومت آئی ہے جو مغربی کنارے میں اسرائیلی بستیوں کو بڑھانے کے لیے پرعزم ہے۔ اس حکومت میں شامل پارٹیوں نے اس بدوئی آبادی کو ہٹانے کے لیے اپنی ہی حکومت پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ خاص طور پر اس وقت سے دباؤ بڑھ گیا ہے جب فوج نے گزشتہ ہفتے یہودی آبادکاروں کے ایک چھوٹے سے گروپ کو مغربی کنارے میں ایک چوکی قائم کرنے سے روک دیا۔ کنیسٹ میں قانون ساز اور خارجہ امور اور آرمی کمیٹی کے چیئرمین یولی ایڈلسٹائن نے کہا کہ "تمام ضروری اجازت نامے میز پر ہیں، اسرائیل کی سپریم کورٹ کی منظوری بھی ہے، یہ فیصلہ کرنا وزیر دفاع اور وزیر اعظم پر منحصر ہے"۔ نیتن یاہو کی لیکوڈ پارٹی سے تعلق رکھنے والے کنیسٹ کے نائب ڈینی ڈینن اور اقوام متحدہ کے سابق ایلچی نے ایڈلسٹائن کو ان کی درخواستوں میں شامل کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں جتنی جلدی اقدامات کیے جائیں گے، مسائل اتنے ہی کم ہوں گے۔ 2018 میں اسرائیل کی سپریم کورٹ نے برسوں کی قانونی لڑائیوں کے بعد اس کمیونٹی کو منہدم کرنے کا حکم جاری کیا تھا جسے عمارت کے اجازت نامے کے بغیر تعمیر کیا گیا تھا۔ دوسری طرف فلسطینیوں کا کہنا ہے کہ ان کے لیے ایسے اجازت نامے حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ بین الاقوامی مطالبات کے بعد یکے بعد دیگرے اسرائیلی حکومتوں نے اس کمیونٹی کو مسمار کرنے سے گریز کیا کہ رہائشیوں کو زبردستی بے دخل نہ کیا جائے۔ آبادی کے لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کے خاندان گزشتہ صدی کے پچاس کی دہائی سے اس علاقے میں مقیم ہیں۔ فلسطینی پرچم لہرانے والے مظاہرین کا ایک گروپ پیر کے روز الخان الاحمر میں ایک ایسے وقت میں جمع ہوا جب دونوں ارکان پارلیمان اسرائیلی پولیس فورس کے ساتھ ایک پہاڑی پر بدوی آبادی کے اجتماع کے سامنے ہی اس آبادی کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتے دکھائی دیئے۔ فلسطینیوں کا کہنا ہے کہ علاقوں کو خالی کرنے کے دباؤ کا مقصد مغربی کنارے میں اسرائیلی بستیوں کی توسیع کے لیے راہ ہموار کرنا ہے۔ یہ ایک ایسا علاقہ ہے جو مستقبل کی کسی بھی فلسطینی ریاست کا مرکز بنے گا۔ الخان الاحمر کمیونٹی کے سربراہ عید جہالین نے رائٹرز کو بتایا کہ اسرائیل کا مقصد زمین کو خالی کر کے اسے آبادکاروں کے حوالے کرنا ہے۔

مدینہ منورہ میں "ھوی" تفریحی منصوبے کا آغاز فروری میں ہوگا

الهيئة العامة للترفيه
General Entertainment Authority

مدینہ منورہ: پراجیکٹ مینیجر محمد عزی نے بتایا کہ 'ھوی' جنرل انٹرٹینمنٹ اتھارٹی کے اقدامات میں سے ایک ہے۔ سعودی عرب کی جنرل انٹرٹینمنٹ اتھارٹی نے 6 ماہ کی مدت کے لیے 22 فروری کو مدینہ منورہ میں "ھوی" تفریحی منصوبہ شروع کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس موقع پر پراجیکٹ مینیجر محمد عزی نے کہا کہ "ھوی" جنرل انٹرٹینمنٹ اتھارٹی کے اقدامات میں سے ایک ہے۔ یہ علی بن ابی طالب روڈ کے ساتھ "تیسرے رنگ" کے ساتھ 65 ہزار مربع میٹر رقبے پر واقع ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس پراجیکٹ میں مختلف علاقے شامل ہوں گے جن میں ریسٹورنٹ اور کیفے شامل ہیں جن کی کل تعداد 32 ہے۔ اس کے علاوہ اگورا تھیٹر، سکیٹنگ ایریا اور چیلنج گیمز ایریا ہوگا۔ اس ایریا میں 15 مختلف گیمز شامل ہیں۔ عزی نے وضاحت کی کہ اس پروجیکٹ میں 4 پیڈل کورٹس، پہلی مرتبہ 150 کی گنجائش والا آوٹ ڈور سینما، ایک وی آئی پی ایریا، اور 250 پوائنٹس کی فروخت کے ساتھ ایک گلوبل ویلیج بھی موجود ہوگا۔ دنیا بھر سے آئے لوگوں کے لیے روزانہ گھومنے پھرنے کی جگہ ہوگی۔

ڈیجیٹل کرنسی پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا: سعودی سنٹرل بنک

سعودی سنٹرل بنک نے زور دے کر کہا ہے کہ 'سنٹرل بنک نے ڈیجیٹل کرنسی متعارف کرانے کا فیصلہ نہیں ہے۔' یہ بات پیر کے روز جاری کیے گئے ایک بیان میں کہی گئی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ بنک ڈیجیٹل کرنسی کے لیے تجرباتی مرحلے میں ہے اور یہ تجربے جاری رکھے جائیں گے۔ اس تجرباتی کوشش کا دائرہ مقامی سطح تک ہے اور یہ مقامی بنکوں کے علاوہ 'فن ٹیک کے ساتھ مل کر جاری رکھے ہوئے ہے۔ سعودی بنک کی طرف سے جاری کردہ بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس تجرباتی مرحلے میں ڈیجیٹل کرنسی کے فوائد اور نقصانات دونوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس کی بدولت فیصلہ سازی کے لیے معلومات فراہم ہوں گی جو سنٹرل بنک کے ساتھ ساتھ بنکنگ کمیونٹی کے لیے مفید ہوں گی۔ سنٹرل بنک اس توسط سے معاشی اثرات، مارکیٹ کی آمادگی وغیرہ کا بھی جائزہ ممکن ہو سکے گا۔ مزید یہ کہ سنٹرل بنک کی طرف سے کہا گیا ہے کہ بنک پالیسی جائزے کی بھی کوشش میں ہے۔ بنک کے سربراہ فہد المبارک نے اس سلسلے میں کہا ' سنٹرل بنک کی پالیسی اور فیصلوں کے لیے منصوبے میں مقامی بنکوں، ادائیگی کمپنیوں اور کو بنیادی اہمیت حاصل رہے گی۔ اسی غرض سے ' مقامی بنکوں اور 'فن ٹیک کو ساتھ ملایا گیا ہے۔ تاکہ 'سی بی ڈی سی کی بہتر تفہیم، تعامل اور آزمائش ممکن ہو۔'

غزہ میں خواتین کے لیے پہلا باکسنگ سنٹر 40 فلسطینی لڑکیاں تربیت پا رہی ہیں

فلسطینی خواتین کو باکسنگ سکھانے کے لیے قائم باکسنگ سنٹر نے اپنے دروازے مزید خواتین کے لیے بھی کھول دیے ہیں۔ غزہ کے ایک گھر کے گیراج سے دو بچیوں کو باکسنگ کی تربیت دینے سے شروع ہونے والا یہ باکسنگ کلب اب ایک باضابطہ شکل اختیار کر چکا ہے۔ اسامہ ایوب اس کلب کے بانی اور باکسنگ کوچ ہیں۔ وہ اپنے اس کلب کو پہلا فلسطینی باکسنگ سنٹر قرار دیتے ہیں۔ ان سے 15 سالہ فرح نے 9 سال کی عمر میں باکسنگ کی تربیت لینا شروع کی تھی اب وہ ایک پراعتماد باکسر بن چکی ہیں اور دباو سے آزاد ہیں۔ غزہ کی پٹی پر 23 لاکھ فلسطینی آباد ہیں، اس تنگ مگر گنجان آباد فلسطینی شہر کی اسرائیل اور مصر دونوں نے ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ اس پر قائم باکسنگ سنٹر نے اب تربیت کے قواعد اور مدارج کو اپنا لیا ہے۔ یہ فلسطینی خواتین کا پہلا باکسنگ سنٹر ہے۔ چھ سال پہلے فلسطینی شہری ایوب نے اس کا آغاز کیا تھا۔ اس وقت صرف دو بچیوں نے تربیت لینا شروع کی تھی۔ اس عرصے کے دوران یہ گیراج سے نکل کر ایک باقاعدہ عمارت میں منتقل ہو چکا ہے۔ باکسنگ کوچ ایوب نے کہا 'اب یہ لڑکیاں کسی بھی باکسنگ مقابلے کے لے تیار ہیں۔ میں نے انہیں پانچ برسوں میں بہت سخت قسم کے تربیتی مراحل سے گذارا ہے۔ ہم نے ایک مثال قائم کی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا اس وقت 40 کے قریب لڑکیاں باکسنگ کی تربیت پا رہی ہیں۔ باکسنگ کے لیے تمام ضروری سہولتیں موجود ہیں اور دیواریں مشہور باکسنگ ہیروز کی تصاویر سے سجائی گئی ہیں۔ فرح نے بات کرتے ہوئے کہا کچھ لوگ مجھے پوچھتے ہیں باکسنگ سیکھنے کا فائدہ کیا ہے کوئی ایسی تربیت لیتی جو لڑکیوں والی ہوتی۔ میں انہیں کہتی ہوں میں نے باکسنگ سے بہت کچھ سیکھا ہے، میں اب باکسنگ کی عالمی چیمپیئن شپ میں حصہ لینے کا ارادہ رکھتی ہوں تاکہ فلسطینی عوام کی نمائندگی کر سکوں۔

برطانیہ کے ہزاروں ایمبولینس ورکرز ہڑتال پر جائیں گے

لندن، 24 جنوری (ذرائع) برطانیہ کے شمال مغرب میں جی ایم بی یونین کے ایمبولینس کارکنان بڑھتی ہوئی مہنگائی اور زندگی کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے درمیان تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ کرنے کے لیے منگل کو ہڑتال پر جائیں گے۔ جی ایم بی کی قومی سکریٹری ریچل ہیریسن نے کہا: "جی ایم بی ایمبولینس کا عملہ غصے میں ہے۔ حکومت کو ہمارا پیغام واضح ہے - اب ادائیگی کریں۔" نارتھ ویسٹ ایمبولینس سروس کے ملازمین کے مطالبات نہ مانے گئے تو وہ 6، 20 فروری اور 6 و 20 مارچ کو مزید چار مرتبہ احتجاج و مظاہرہ کریں گے۔

عرب امارات میں ٹریفک حادثات میں 80 فیصد اضافہ

ابوظہبی، 24 جنوری (ایجنسیز) متحدہ عرب امارات میں ٹریفک حادثات میں 80 فیصد اضافہ ہوگیا جس کی مختلف وجوہات سامنے آئی ہیں۔ اردو نیوز کے مطابق متحدہ عرب امارات میں ابوظہبی کے ٹرانسپورٹ سینٹر نے کہا ہے کہ ڈرائیونگ کے دوران کھانے پینے سے ٹریفک حادثات 80 فیصد بڑھ گئے ہیں۔ ٹرانسپورٹ سینٹر کا کہنا ہے کہ دوران ڈرائیونگ کھانے پینے، موبائل کے استعمال، سوشل میڈیا، گاڑی میں موجود افراد سے گپ شپ اور میک اپ میں مصروف رہنے سے سڑک پر سے توجہ ہٹ جاتی ہے جس کے باعث حادثات رونما ہوتے ہیں۔ سینٹر کی جانب سے ڈرائیوروں سے کہا گیا ہے کہ وہ دوران ڈرائیونگ اپنا دھیان سڑک پر رکھیں اور ایسے کسی کام میں خود کو مصروف نہ کریں جس سے توجہ دوسری جانب جائے۔ ابوظہبی پولیس کا کہنا ہے کہ جو افراد ڈرائیونگ کے دوران کھاتے پیتے، سگریٹ نوشی کرتے یا خواتین میک اپ کرتے ہوئی پائی جائیں گی ان پر 800 درہم جرمانہ ہوگا اور 4 پوائنٹ کاٹ لیے جائیں گے۔

روس نے ہزاروں فوجی یوکرین بھیج دیئے: امریکہ

واشنگٹن، 24 جنوری (ذرائع) روس نے یوکرین کے مشرق کی طرف ہزاروں کی تعداد میں فوجی بھیجے ہیں لیکن یہ تازہ یونٹیں عسکری ساز و سامان اور تربیت کے اعتبار سے ناکافی ہیں۔ امریکہ کی ایک اعلیٰ فوجی شخصیت نے کہا ہے کہ روس نے یوکرین کے مشرق کی طرف ہزاروں کی تعداد میں فوجی بھیجے ہیں لیکن یہ تازہ یونٹیں عسکری ساز و سامان اور تربیت کے اعتبار سے ناکافی ہیں۔ مذکورہ فوجی شخصیت نے امریکہ وزارت دفاع 'پینٹاگون' میں صحافیوں کے ایک گروپ کو 24 فروری سے جاری یوکرین۔روس جنگ کے بارے میں بریفنگ دی۔ انہوں نے کہا ہے کہ یوکرین کی فوج نے ملک کے مشرق میں روس کے زیرِ قبضہ قصبے کریمینا پر حملے شروع کروا دیئے ہیں اور خواہ معمولی ہی کیوں نہ ہو پیش قدمی بھی کی ہے۔ فوجی افسر نے کہا ہے کہ روس نے بھی قصبہ باہموت کے جوار کے علاقوں پر قبضے کی کوشش کی ہے اور علاقے میں جھڑپیں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ روس کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ روسی فوج نے ہفتے کے اواخر میں ہزاروں کی تعداد میں فوجی کمک فرنٹ پر بھیج دی ہے۔ موجود یونٹوں کی تقویت اور جانی نقصان سے خالی ہونے والی جگہ کو پُر کے حوالے سے یہ تعداد کافی زیادہ ہونے کے باوجود تازہ یونٹیں تربیتی اعتبار سے کچھ زیادہ بہتر نہیں ہیں۔ ان یونٹوں کے پاس عسکری ساز و سامان کی بھی کمی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انہیں عجلت میں جنگ کے لئے بھیج دیا گیا ہے"۔

چین کا مال بردار جہاز جاپان کے دو جزیروں کے درمیان پھنسا

بیجنگ، 24 جنوری (ایجنسیز) چین کا مال بردار جہاز شن ہائیجو-2 جاپان کے اوکیناوا پریفیکچر میں ایشیگا کی اور کوہاما جزائر کے درمیان پھنس گیا ہے۔ جاپانی نشریاتی ادارے این ایچ کے نے منگل کو ملک کے کوسٹ گارڈ کا حوالہ دیتے ہوئے یہ معلومات دی۔ این ایچ کے نے بتایا کہ مقامی وقت کے مطابق صبح ساڑھے 9 بجے کے قریب سگنل موصول ہوا کہ چینی مال بردار جہاز طوفانی ہواؤں کے باعث جاپان کے دو جزیروں کے درمیان پھنس گیا ہے، جس کے بعد اس جہاز میں پھنسے ہوئے عملے کے 19 ارکان کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے نکال لیا گیا۔ کسی کے زخمی ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ جس علاقے میں یہ واقعہ پیش آیا وہاں اب بھی تیز لہریں اور طوفانی ہوائیں چل رہی ہیں۔ میڈیا نے بتایا کہ ماہرین نے جہاز کے ڈوبنے کے امکان کو رد نہیں کیا ہے۔

پاکستان میں 24 گھنٹے سے زیادہ اندھیرا رہنے کے بعد بجلی کی فراہمی بحال: وزارت توانائی

لاہور، 24 جنوری (ذرائع) ملک کے اندھیرے میں ڈوبنے کے 24 گھنٹے سے زیادہ وقت کے بعد، پاکستان کی توانائی کی وزارت نے منگل کو دعویٰ کیا کہ تمام گرڈ اسٹیشنوں کو درست کر دیا گیا ہے اور بجلی کی سپلائی بحال کر دی گئی ہے۔ یہ گرڈ اسٹیشن ایک روز قبل 'فریکوئنسی مسمیچ' کی وجہ سے بند ہو گئے تھے۔ وزارت نے ایک ٹیبل کے ذریعے یہ دکھاتے ہوئے کہ بجلی کی سپلائی 6:25 بجے بحال ہوگئی، ٹویٹ کر کے کہا، "ملک کے تمام 1,112 گرڈ اسٹیشنوں کی بجلی سپلائی 24 گھنٹے کے اندر بحال کر دی گئی۔ اگرچہ حکومت یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ ملک بھر میں بجلی کی سپلائی بحال کر دی گئی ہے، لیکن ملک کے کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں ابھی تک بجلی نہیں پہنچی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کراچی میں لوگوں نے شکایت کی کہ شہر میں سپلائی مکمل طور پر بحال نہیں ہوئی اور کئی علاقے تاحال بجلی سے محروم ہیں۔ دوسری جانب، کے-اسٹیشنز کے ایک ترجمان نے کہا کہ فی الحال شہر کے تمام گرڈ اسٹیشن کام کر رہے ہیں اور مقامی سطح پر بھی بجلی فراہمی کی بحالی کا عمل جاری ہے۔ جیو نیوز کی رپورٹ کے مطابق، صبح 9:34 بجے اپنے پاور اپ ڈیٹ میں، کمپنی نے کہا کہ گزشتہ رات نیشنل گرڈ سے سپلائی بحال ہونے کے بعد میٹرو شہر میں صورتحال مزید بہتر ہوئی ہے۔ ہوائی اڈوں، اسپتالوں، واٹر پمپنگ اسٹیشنوں سمیت اہم تنصیبات کو بجلی کی فراہمی بحال کر دی گئی ہے۔

فتنۂ اعتزال اور امام ابوالحسن اشعری اور ان کے پیرو

از: مفکرِ اسلام مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمہ اللہ
انتخاب و تلخیص: مفتی احمد عبید اللہ یاسر قاسمی، خادم تدریس ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد

(قسطِ دوم)

امام ابو الحسن اشعری کا مسلک اور ان کی خدمات:

امام ابوالحسن اشعری نے معتزلہ اور محدثین کے درمیان ایک معتدل و متوسط مسلک اختیار کیا وہ نہ تو معتزلہ کی طرح عقل کی غیر محدود طاقت اور فرمانروائی کے قائل تھے کہ وہ الٰہیات کے بارے میں اور مابعد الطبعیات میں بھی بے تکلف اپنا عمل کر سکے اور اس کے جزئیات و تفصیلات اور ذات باری تعالیٰ کے بارے میں اپنا فیصلہ صادر کر سکے اور اس کو معیار قرار دیا جا سکے نہ وہ بعض پرجوش محدثین و حنابلہ کی طرح دین کی نصرت اور عقائدِ اسلامیہ کی حفاظت کے لئے عقل کا انکار اور اس کی تحقیر ضروری سمجھتے تھے اور ان کلامی و اعتقادی مباحث سے جو زمانہ کے اثرات سے شروع ہو گئے تھے، احتیاط و سکوت واجب سمجھتے تھے وہ معتزلہ اور فلسفہ زدہ علماء سے ان کی اصطلاحات اور علمی زبان میں گفتگو کرتے تھے جس سے مذہب و عقائد اہل سنت کا وقار اور وزن بڑھتا تھا ان کا اس پر عمل تھا کہ: کلموا الناس علی قدر عقولھم الخ اس میں جس طرح عوام کی عقلی سطح کی رعایت ضروری ہے، اسی طرح اہل علم و عقلاء کی عقلی سطح کی رعایت بھی ضروری ہے۔

ابوالحسن اشعری نے پوری قوت اور وضاحت کے ساتھ معتزلہ پر تنقید کی کہ انہوں نے دین کے اخذ و فہم میں اپنی خواہشات کی پیروی اور اپنے فرقہ کے پیشواؤں کی تقلید کی اور کتاب و سنت کو اس کا ماخذ نہیں بنایا، بلکہ جہاں قرآن کی آیات اور اپنے عقائد میں تعارض دیکھا، بے تکلف اس کی تاویل اور توجیہ کر لی۔ "کتاب الا بانہ من اصول الدیانہ" میں جو اعتزال سے علیحدگی کے بعد کی اولین تصنیفات میں سے ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:

اَمّا بعد افانَّ من الزائغلین عن الحق من المعتزلۃ و اجل القدر مالت بھم اھوائھم تقلید روَساھم وَمن مضی من اسلافھم فتاولو القرآن علی ارائھم تاویلا لم یتزل اللہ بہ سلطاناً ولا اوضح بہ برھاناً ولا نقلوہ عن رسول اللہ رب العالمین ولا عن السلف المتقدین۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ معتزلہ اور قدریہ فرقوں نے جو حق سے منحرف ہیں، اپنی خواہشات کی پیروی میں اپنے پیشواؤں اور اپنے فرقہ کے پیش روؤں کی تقلید کی اور اپنی آراء کے مطابق کرنے کے لئے قرآن مجید کی ایسی تاویلات کیں جن کی خدا نے کوئی سند نہیں اتاری، نہ ان کی کوئی واضح دلیل ہے، اور نہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف (صحابہ و تابعین) سے منقول ہیں۔

پھر اپنے مسلک کی وضاحت کرتے ہوئے صاف لکھتے ہیں۔

قولنا الذی نقول بہ و دیانتنا التی ندین بھا التمسک بکتاب ربنا عز و جل و بسنۃ نبینا علیہ السلام و ما رد مے

ہمارا عقیدہ جس کے ہم قائل ہیں اور ہمارا مسلک جس پر ہم قائم ہیں یہ ہے کہ قرآن مجید اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوط پکڑا جائے اور صحابہ و تابعین

عن السحابۃ و التابعین و ائمۃ الحدیث و نحن بذلک معتصمون و بما کان یقول بہ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل نضر اللہ وجھہ و رفع درجتہ و اجزل مثوبتہ قائلون ولما خالف قولہ مخالفون لانہ الامام الفاضل و الرئیس الکامل الذی ابان اللہ بالحق و رفع بہ الضلال و اوضح بہ المنھاج و قمع بہ بدع المبتدعین و زیغ الزائغین و شک الشاکین فرحمۃ اللہ علیہ من امام مقدم و خلیل معظم مفخم۔

اور ائمہ حدیث سے جو منقول ہے اس کو اختیار کیا جائے ہم اسی مسلک پر مضبوطی سے قائم ہیں اور امام احمد بن حنبل کے عقائد و مسلک کے (اللہ ان کے چہرہ کو تر و تازہ رکھے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کو اجر جزیل عطا فرمائے) قائل و معتقد ہیں، اور جو ان کے مسلک سے علیحدہ ہے ہم اس سے علیحدہ ہیں، اس لئے کہ وہ ایسے امام فاضل اور پیشوائے کامل تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں حق کو واضح اور گمراہی کو زائل فرمایا اور صراط مستقیم کو روشن کیا اور مبتدعین کی بدعات، اہل زیغ کی کجروی، اور اہل شک کے شکوک کا ازالہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے بلند پایہ امام اور ایسے مستحق محبت و احترام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

لیکن ان کا اصلی کارنامہ اس مسلکِ سنت اور عقیدۂ سلف کے ساتھ موافقت اور اس کی اجمالی تائید نہیں ہے۔ یہ تو محدثین اور عام حنابلہ کر ہی رہے تھے۔ ان کا اصل کارنامہ ہے کہ انہوں نے کتاب و سنت کے ان حقائق اور اہل سنت کے ان عقائد کو عقلی دلائل سے ثابت کیا اور معتزلہ اور دوسرے فرقوں سے ان کے ایک ایک مسئلہ اور ایک ایک عقیدہ میں انہی کی زبان اور اصطلاحات میں بحث کر کے عقائد اہل سنت کی صداقت اور ان کا منقول و معقول کے مطابق ہونا واضح کیا۔

دین کی اہم خدمت کی تکمیل اور وقت کے اس عظیم الشان فریضہ کے ادا کرنے میں وہ معتزلہ اور منحرف فرقوں کے معتوب بنے اور ایسا ہونا بالکل قدرتی تھا لیکن وہ ان متشدد محدثین اور جامد حنابلہ کے اعتراضات کا ہدف بھی بن گئے جن کے نزدیک ان مباحث میں حصہ لینا اور فلسفہ کی اصطلاحات کا استعمال کرنا اور نقلی مباحث و مسائل میں عقلی استدلال سے کام لینا ہی ایک زیغ و ضلال کی بات تھی۔

امام ابوالحسن اشعری خود اس بات کے قائل و داعی ہونے کے باوجود کہ عقائد کا ماخذ اور الٰہیات و مابعد الطبعیاتی مسائل کے علم کلام کا سرچشمہ کتاب و سنت اور تعلیمات نبوت ہے نہ کہ عقل مجرد اور قیاسیات یا یونانی الٰہیات اس خیال سے متفق نہیں تھے کہ زمانہ کے اثرات سے یا دوسری قوموں اور فلسفوں کے اختلاط سے عقائد کے بارے میں جو مسائل چھڑ گئے ہیں اور ان کی بنیاد پر مستقل گروہ اور فرقے بن گئے ہیں ان سے صرف اسی بناء پر سکوت کیا جائے کہ حدیث میں ان مسائل و مباحث اور ان الفاظ و اصطلاحات کا ذکر نہیں ہے، ان کے نزدیک اس سے سنت و شریعت کے وقار کو نقصان پہنچے گا اور اس کو ان کی شکست و کمزوری پر محمول کیا جائے گا نیز فرقِ باطلہ کو جو کہ عقلی استدلال اور اصطلاحات سے کام لے رہے ہیں خود اہل سنت کے اندر نفوذ کرنے اور ان کے نوجوان اور ذہین عنصر کو اپنی طرف مائل کرنے کا موقع ملے گا، ان کے نزدیک عقائد کا ماخذ یقیناً وحی و نبوتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اس کا ذریعہ علم کتاب و سنت اور صحابہ کرام کے اقوال و روایات ہیں اس بارے میں ان کا راستہ معتزلہ و فلاسفہ سے بالکل جدا اور اس کے متوازی ہے، لیکن ان حقائق و عقائد کے ثبوت میں تائید کے لئے عقلی استدلال اور رائج الوقت الفاظ و اصطلاحات سے کام لینا نہ صرف جائز بلکہ وقت کے تقاضے کی بناء پر ضروری اور افضل الجہاد سمجھتے ہیں، نیز وہ مباحث جن کا تعلق عقلیات و حسیات سے ہے، اور معتزلہ و فلاسفہ نے ان کو (خوامخواہ) عقائد کی بحث کا جزوَ بنا دیا ہے، اور اپنی ذہانت اور زبان آوری سے ان کو حق و باطل کا معیار قرار دے دیا ہے۔ امام ابو الحسن اشعری کے نزدیک ان سے گریز کرنا درست نہیں۔ شریعت کے وکیل و ترجمان کو ان دائروں میں بھی ان کا مقابلہ کرنا ضروری ہے، اور عقلی و حسّی حیثیت سے ان کی تردید اور اہلِ حق کے مذہب کا اثبات فرض ہے۔ ان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے سکوت کی وجہ لاعلمی نہ تھی، بلکہ یہ تھی کہ اس زمانہ میں یہ مباحث اور یہ طرزِ استدلال پیدا نہیں ہوا تھا، لیکن جس طرح زمانہ کے تغیرات اور نئے حالات نے بہت سی فقہی تفصیلات و جزئیات پیدا کر دیں اور نئے مسائل کے استنباط اور اجتہاد پر مجبور کیا اور زمانہ شناس اور مخلص فقہاء و مجتہدین نے استنباط و اجتہاد کے کام لے کر نئے حوادث و مسائل کا جواب دیا، اور امّت کو نئے فتنوں اور الحاد و بے عملی کے حملوں سے بچا لیا، اسی طرح محافظین شریعت اور متکلمین اہلِ سنت کا فرض ہے کہ عقائد و الٰہیات کے دائرہ میں جو نئے سوالات پیدا ہو رہے ہیں، یا نئے اعتراضات کئے جا رہے ہیں، ان کا جواب دیں اور زمانہ کی عقلیت کے مطابق عقائد حقہ کو ثابت و مدلّل کریں، امام ابو الحسن اشعری نے اسی مدعا کو ثابت کنے کے لئے ایک مستقل رسالہ "استحسان الخوض فی الکلام" تصنیف کیا۔

بہرحال انہوں نے دونوں گروہوں کی رضامندی اور نارضامندی سے آنکھیں بند کر کے دین کی نصرت و حمایت اور ایمان و عقیدہ کی حفاظت کے لئے جو طرزِ عمل ضروری سمجھا، بڑی شجاعت اور ذہانت کے ساتھ اس کی طرف توجہ کی اور تقریراً و تحریراً اس میں مصروف رہے، اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ معتزلہ و فلاسفہ کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو تھام لیا اور بہت سے اکھڑتے ہوئے قدموں کو جما دیا۔ عقائد اہل سنت اور طریقۂ سلف کی طرف سے پُرزور و مدلّل حمایت و وکالت کرنے کی وجہ سے اہلِ سنت میں نیا اعتماد اور نئی زندگی پیدا ہوئی اور وہ احساس کمتری رک گیا جو گھن کی طرح سواد امت کو کھاتا جا رہا تھا۔ معتزلہ بھی ان کے پے در پے حملوں سے پیچھے ہٹ گئے اور ان کو اپنی حفاظت اور اپنے مذہب کے وجود کو قائم رکھنے کی فکر لاحق ہو گئی۔ ابو بکر بن الصیرفی کہتے ہیں کہ معتزلہ نے بہت سر اٹھایا تھا، ان کے مقابلہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے امام ابوالحسن اشعری کو پیدا کر دیا۔ انہوں نے معتزلہ کو اپنی ذہانت و استدلال سے بند کر دیا۔ ان کے اس کارنامہ کی وجہ سے لوگوں نے ان کو مجددین و محافظین سنت میں شمار کیا ہے اور ابو بکر اسماعیلی جیسے بعض اہلِ نظر نے تجدید دین اور حفاظتِ شریعت کے سلسلہ میں امام احمد کے بعد ان کا نام لیا ہے۔

ان کی تصنیفات

امام ابوالحسن اشعری نے صرف بحث و مناظرہ اور زبانی تقریر و تفہیم پر اکتفا نہیں کی بلکہ عقائدِ باطلہ کی تردید میں جلیل القدر کتابیں تصنیف کی ہیں۔ انہوں نے اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق قرآن مجید کی تفسیر کی جو ذہبی کے بیان کے مطابق تیس (30) اجزاء میں ہے، بعض مؤلفین نے امام ابوالحسن اشعری کی تصنیفات ڈھائی سو سے تین سو تک بیان کی ہیں۔ جن میں سے اکثر معتزلہ کے رد میں ہیں اور بعض دوسرے مذاہب و ادیان و فرق کی تردید میں۔ ان میں ایک کتاب الفصول ہے جس میں انہوں نے فلسفۂ طبائعین (نیچری) دہریہ، ہندوؤں، یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں کا رد کیا ہے۔ یہ بڑی ضخیم کتاب ہے اور بارہ کتابوں کا مجموعہ ہے (۴)۔ ابن خلکان نے کتاب "اللمع"، "الموجز"، "ایضاح البرھان"، "التبیین عن اصول الدین"، "الشرح والتفصیل فی الرد علیٰ اھل الافک والتضلیل" کا بھی ذکر کیا ہے۔ علوم عقلیہ و کلام کے علاوہ علوم شریعت میں بھی ان کی متعدد تصنیفات ہیں، جن میں سے "کتاب القیاس"، "کتاب الاجتھاد"، "خبر الواحد"، ابن الراوندی کے انکارِ تواتر کے رد میں بھی ایک مستقل تصنیف ہے۔ انہوں نے خود اپنی کتاب (العمد) میں ان کتابوں کے نام لکھے ہیں جو وہ ۳۲۰ھ تک یعنی وفات سے چار سال پہلے تصنیف کر چکے تھے۔ یہ گنتی میں ۶۸ کتابیں ہیں جن میں سے متعدد دس، دس، بارہ، بارہ (10، 10، 12، 12) جلدوں میں ہیں۔ زندگی کے آخری چار سال کے اندر بھی انہوں نے بکثرت تصنیفات کیں۔ "مقالات الاسلامیین" (جو ان کی مشہور کتاب ہے) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف متکلم ہی نہ تھے، بلکہ علم عقائد کے ایک بلند پایہ اور محتاط مؤرخ بھی تھے۔ انہوں نے اس کتاب میں معتزلہ اور دوسرے فرقوں کے جو اقوال و مذاہب نقل کئے ہیں، ان میں بڑی احتیاط و دیانت سے کام لیا ہے اور خود ان فرقوں کی کتابوں سے ان کی تصدیق ہوتی ہے۔

عبادت و تقویٰ: امام ابوالحسن محض علمی و عقلی آدمی نہ تھے، بلکہ علم و عقل میں درجہ امامت و اجتہاد کو پہنچنے کے ساتھ عبادت و تقویٰ اور اخلاق فاضلہ سے بھی آراستہ تھے، اور یہ ائمہ سلف کی عام خصوصیت ہے، احمد بن علی فقیہ کہتے ہیں، کہ میں نے امام ابوالحسن کی بیس سال خدمت کی، میں نے ان سے زیادہ متورع، محتاط، باحیا دنیاوی معاملات میں شرمیلا اور امور آخرت میں مستعد نہیں دیکھا (۲)، متکلم ابوالحسین ہروی بیان کرتے ہیں کہ امام ابوالحسن نے برسوں عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے (۳)، ان کے خادم بندار بن الحسین کا بیان ہے کہ امام ابوالحسن ایک جائداد پر گزر کرتے تھے، جو ان کے دادا بلال ابن ابی بردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے وقف کی تھی، اور جس کی آمدنی سترہ درہم روزانہ تھی۔

وفات: سن 324ھ میں امام ابوالحسن اشعری نے انتقال کیا، اور بغداد محلہ مشرع الزوایا میں مدفون ہو؛ (۵)، ان کے جنازہ پر اعلان کیا گیا کہ آج ناصر سنت کا انتقال ہو گیا۔

امام ابومنصور ماتریدی:

اسی زمانہ میں دنیا؛ اسلام کے ایک دوسرے سرے ماوراء النہر میں ایک دوسرے عالم اور متکلم ابومنصور ماتریدی (م ۳۳۲ھ) نے علم کلام اور عقائدِ اسلام کی طرف توجہ کی۔ وہ بڑے متوازن دماغ کے آدمی تھے۔ معتزلہ سے ہر وقت برسر مقابلہ ہونے کی وجہ سے امام ابوالحسن کے علم کلام میں بعض انتہا پسندانہ باتیں آ گئی تھیں۔ اور بعد کے اشاعرہ نے معاملہ کو اور آگے بڑھا دیا۔ امام ابو منصور نے حشو و زوائد اور ایسے التزامات کو جو معتزلہ کی ضد میں اشعری علم کلام کا جز بن گئے تھے، اور ان کا ثابت کرنا اور نباہنا مشکل تھا، خارج کر دیا۔ اور اہل سنت کے علم کلام کی مزید تنقیح و تہذیب کی اور اس کو زیادہ معتدل اور جامع بنا دیا۔ امام ابومنصور اور ان کے متبعین کا یہ اختلاف جزئی اور محدود تھا۔ ایسے مسائل جن میں ماتریئین نے اشاعرہ سے اختلاف کیا ہے، تیس (30)، چالیس (40) سے زائد نہیں اور ان میں بھی اختلاف بیشتر لفظی ہے۔

امام ابومنصور ماتریدی فقہی مسلک کے لحاظ سے حنفی تھے، جس طرح شافعی علماء متکلمین عقیدۃً و اصولاً اشعری ہیں، اسی طرح حنفی علماء متکلمین بالعموم ماتریدی ہیں، امام ابومنصور بہت بڑے مصنف بھی تھے، معتزلہ روافض اور قرامطہ کی تردید میں ان کی بڑی فاضلانہ تصنیفات ہیں۔ ان کی کتاب "تاویلات القرآن" اپنے موضوع پر ایک جلیل القدر تصنیف ہے۔ جس سے ان کی غیر معمولی قابلیت، علوم عقلیہ سے واقفیت اور اعلیٰ درجہ کی ذکاوت کا اظہار ہوتا ہے۔

امام ابوالحسن اشعری نے چونکہ معتزلہ اور اعتزال کا براہ راست مقابلہ کیا تھا اور وہ عالم اسلام کے علمی مرکز (عراق) میں تھے، جہاں معتزلہ کا بڑا زور تھا، اس لئے انہوں نے علمی حلقہ کو زیادہ متاثر کیا اور علم کلام کی تاریخ میں ان کا نام اور کام زیادہ نمایاں اور پیش پیش ہے۔

اشعری حلقہ کے علماء اور ان کا علمی اثر

امام اشعری کے بعد ان کے سلسلہ اور مکتبِ خیال میں بڑے جلیل القدر علماء "متکلمین" اور اساتذہ پیدا ہوئے جنہوں نے تمام عالم اسلام پر اپنا ذہنی تفوق اور اپنی قابلیت کا سکہ قائم کر دیا اور ان کی وجہ سے دنیائے اسلام کی علمی و ذہنی قیادت معتزلہ کے ہاتھ سے نکل کر علماء اہل سنت کے ہاتھ میں آ گئی۔ چوتھی صدی میں قاضی ابوبکر باقلانی (م ۴۰۳ھ) اور شیخ ابو اسحٰق اسفرائنی (م ۴۱۸ھ) بڑے نامور متکلم اور باعظمت عالم تھے۔ پانچویں صدی میں علامہ ابو اسحٰق شیرازی متوفی ۴۷۶ھ اور امام الحرمین ابوالمعالی عبد الملک الجوینی (م ۴۶۸ھ) نے اپنے علم و فضل سے دنیا پر بادشاہت کی۔

علامہ ابو اسحٰق شیرازی مدرسۂ نظامیہ بغداد کے صدر مدرس تھے، خلیفہ مقتدی باللہ نے ان کو ملک شاہ سلجوقی کے پاس سفیر بنا کر بھیجا۔ وہ بغداد سے نیشاپور اس شان سے پہنچے کہ جس شہر سے گزرتے شہر کا شہر ان کے استقبال کے لئے نکل آتا، جوش عقیدت میں لوگ ان کے پاؤں کے نیچے کی مٹی اٹھا لیتے۔ دوکاندار اپنا سامانِ تجارت ان پر نثار کرتے۔ مٹھائیوں، پھلوں، قیمتی کپڑوں کی بارش کرتے، نیشاپور پہنچے تو پورا شہر استقبال کے لیے اُمنڈ آیا۔ امام الحرمین ان کا غاشیہ اپنے کاندھوں پر رکھ کر خادم کی طرح ان کے سامنے چلتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے اس بات پر فخر ہے۔

الپ ارسلان سلجوقی کی سلطنت اور نظام الملک کی وزارت میں سب سے بڑی اسلامی مملکت میں امام الحرمین کو سب سے بڑا دینی اعزاز حاصل تھا۔ وہ نیشاپور کے خطیب سلطنت کے اسلامی اوقات کے ناظم و نگراں اور مدرسۂ نظامیہ کے صدر مدرس تھے۔ ابن خلکان لکھتے ہیں: وبقی علی ذلك قریبا من ثلاثین سنة غیر مزاحم ولا مدافع مسلم له المحراب والمنبر والخطابة والتدریس و مجلس التذکیر یوم الجمعة تیس سال تک وہ اس طرح رہے کہ علمی و دینی میدان میں انکا کوئی ہمسر و حریف نہ تھا، محراب و منبر کی وہ زینت تھے، خطابت و تدریس اور وعظ و تذکیر انہی کا منصب سمجھا جاتا تھا۔

ان کے اثر و رسوخ اور علو مرتبت کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ ملک شاہ سلجوقی نے عید کے چاند کا اعلان کرا دیا۔ امام الحرمین کے نزدیک رؤیت ثابت نہیں تھی، انہوں نے منادی کروا دی کہ ابو المعالی (امام الحرمین کی کنیت) کہتا ہے کہ کل تک ماہ رمضان ہے، جو میرے فتویٰ پر عمل کرنا چاہتا ہے اسے لازم ہے کہ وہ کل بھی روزہ رکھے، ملک شاہ نے باز پرس کی تو فرمایا کہ جو امور فرمان سلطانی پر موقوف ہیں ان کی اطاعت ہم پر فرض ہے اور جو حکم فتویٰ سے متعلق ہے وہ بادشاہ کو مجھ سے پوچھنا چاہیے کیونکہ بحکم شریعت علماء کا فتویٰ حکم شاہی کے برابر ہے، روزہ رکھنا، عید کرنا یہ امور فتویٰ پر موقوف ہیں، بادشاہ وقت کو ان سے کوئی تعلق نہیں، چنانچہ بادشاہ نے اعلان کرا دیا کہ میرا حکم درحقیقت غلط تھا اور امام الحرمین کا حکم صحیح ہے۔

ان کا انتقال ہوا تو نیشاپور کے بازار بند ہو گئے، جامع مسجد کا منبر توڑ دیا گیا، ان کے شاگرد جو چار سو کے قریب تھے سب نے دوات قلم توڑ ڈالے، لوگ ایک دوسرے سے تعزیت کرتے تھے، سال بھر ان کا غم تازہ رہا۔

نظام الملک طوسی کے عہد وفات سے جو عقیدۃً اشعری تھا اور اپنے وقت کی سب سے بڑی اسلامی (سلجوقی) سلطنت کا نفس ناطقہ تھا، اشعریت کو بڑا فروغ ہوا، اور اس کو ایک طرح کی سرکاری حمایت اور تائید حاصل ہو گئی، بغداد اور نیشاپور کے مدرسہ نظامیہ کے قیام نے جو اشعری علماء و اساتذہ کے زیرِ اہتمام تھے، اشعریت کو علمی وسعت و استحکام بخشا، مدرسہ نظامیہ بغداد عالم اسلام کا سب سے بڑا دار العلوم تھا، جس کو بڑے احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور اس میں پڑھانا اور پڑھنا علماء و طلبہ کے لئے ایک فخر کی بات تھی، اس کے اثر سے طلبہ اور عوام کا اشعری عقائد و فکر سے متاثر ہونا قدرتی امر ہے۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

روضۂ اطہر: آداب، فضائل اور تاریخ

از: مفتی اشرف عباس قاسمی، استاذ دارالعلوم دیوبند

ترجمہ از عربی: محمد اکرام سعادتی

حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اطہر کی زیارت ایک صحیح العقیدہ مسلمان کے لیے یقیناً شرف اور اعزاز کی بات ہے، جب وہ نبیوں کے سردار، ربِ کائنات کے محبوب اور اپنے عظیم نبی کے آستانے کی چوکھٹ پر سر جھکائے کھڑا ہوتا ہے اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اور حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کی خدمت میں عظمت آمیز اور محبت بھرا دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کرتا ہے تو اس کے باطن میں اعزاز وافتخار کے بے پناہ جذبات کا سمندر موج زن ہوتا ہے۔ روضۂ نبوی کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے بعد جب وہ وطن کا رخ کرتا ہے اور گنبدِ خضرا نگاہوں سے اوجھل ہونے لگتا ہے، تو احساسات کی دنیا میں ہل چل مچ جاتی ہے، اور جذبات کے ساگر میں تلاطم برپا ہوجاتا ہے۔ جب اس کی نظر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں انجام پانے والے ان لازوال اور عرفانی کارہائے نمایاں پر پڑتی ہے جن سے دنیا دنگ ہے تو قلب ونظر خوش گوار احساسات سے لبریز ہوجاتے ہیں۔

مسلمانوں کی اپنے نبی کی ذاتِ اقدس کے ساتھ یہ وارفتگی اور شیفتگی ''سبوکیمون'' نامی مستشرق کو ایک آنکھ نہ بھائی؛ چنانچہ وہ مسلمانوں اور نبی اکرم ﷺ کی بے مثال عظیم ہستی پر حسد اور عداوت میں جل بھن کر ایک کتاب میں لکھتا ہے: ''مکہ میں محمد کی قبر صرف ایک برقی ستون ہے، جو مسلمانوں کے دلوں میں جنون پیدا کرتا ہے، جس سے مجبور ہوکر وہ انوکھی حرکتیں کرنے لگتے ہیں عقل غائب ہوجاتی ہے اور لفظ اللہ اللہ کے تکرار کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہوتا ہے''۔ (افتراءات المستشرقین والرد علیھا: الدکتور یحیٰ مراد، ص: ۲۸) لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ ہرگز جنون نہیں، یہ تو وہ پاکیزہ اور راسخ محبت ہے جو مسلمانوں کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرتی ہے کہ وہ بلند مقاصد کی خاطر اپنی جان جیسی متاعِ عزیز راہِ خدا میں قربان کردے۔ یہ وہ محبت ہے جس کی نظیر سے دنیا کی پوری تاریخ کا دامن خالی ہے، یہ وہ عشق ومحبت اور شوق ووارفتگی ہے جو مسلمانوں کو مرگی کی یہ حرکتیں کرنے پر مجبور نہیں کرتی ہے کہ وہ اپنے نبی کو معبود بنالیں، یا اس کا بیٹا تجویز کرلیں، یا صفات واعمال میں اس کا ہم سر وہم پلہ قرار دیں؛ بلکہ یہ محبت ان کے دلوں میں یہ اعتقاد بحال رکھتی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ جنھیں اللہ پاک نے ساری انسانیت کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا ہے۔

مقامِ روضۂ اقدس: حضور اکرم ﷺ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرے میں مدفون ہیں، جس میں رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہؓ کے ساتھ رہتے تھے۔ امام بخاریؒ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ مرض الوفات میں طبیعت کی گرانی کے باعث دریافت فرماتے تھے کہ آج میں کہاں رہوں گا؟ کل کہاں ہوں گا؟ یہ سب کچھ حضرت عائشہ کی باری کے انتظار اور اشتیاق میں تھا۔ جب میری باری کا دن تھا تو اللہ پاک نے آپ کو دنیا سے اس حال میں اٹھایا کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور آپ کی تدفین میرے گھر میں ہوئی۔ (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، نمبر: ۱۳۸۹) حضور کی تدفین کہاں ہو؟ اس کو لے کر پہلے تو صحابۂ کرامؓ میں اختلاف ہوا؛ لیکن جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس امر کی بابت حضور اکرم ﷺ سے براہِ راست سنی ہوئی حدیث سنائی تو اتفاق ہوگیا اور یہ طے پایا کہ حضرت عائشہؓ کے اسی حجرے کو مدفنِ رسول بننے کی عظیم سعادت نصیب ہوگی۔ حدیث یہ ہے: امام مالکؒ فرماتے ہیں: ''مجھے یہ خبر ملی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیر کے دن وفات پائی اور منگل کے روز آپ کی تدفین ہوئی، حضور کی نمازِ جنازہ لوگوں نے تنہا تنہا ادا کی کسی نے امامت نہیں کی، کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ حضور ﷺ کی تدفین منبر کے پاس ہو؛ جب کہ دوسروں کی رائے یہ تھی کہ جنت البقیع میں ہو۔ اس دوران حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے اور فرمایا: میرے ان کانوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی جہاں وفات پاتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے؛ چنانچہ اسی حجرے میں آپ کے لیے قبرِ مبارک تیار کی گئی، پھر جب غسل دینے کا وقت آیا تو صحابہؓ نے قمیص کو اتارنا چاہا، یکایک غیب سے ایک آواز آئی: ''قمیص نہ اتارو!'' پھر صحابۂ کرامؓ نے قمیص اتارے بغیر اسی حال میں غسل دیا''۔ (مؤطا امام مالک: کتاب الجنائز، باب ماجاء فی دفن المیت)۔ پانچویں خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے جب مسجد نبوی کی ازسرِنو تعمیر کروائی تو اس حجرۂ شریفہ کو چھوڑ کر باقی تمام ازواجِ مطہرات کے حجروں کو منہدم کردیا۔

قبرِ مبارک کی کیفیت: علامہ سمہودیؒ کی بیان کردہ تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کا روضۂ انور قبلے کی جانب سب سے پہلے ہے، اس سے متصل حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قبر ہے اس طرح کہ ان کا سر حضور ﷺ کے شانۂ مبارک کے برابر ہے، اس کے بعد حضرت عمرؓ کی قبر ہے، اس طرح کہ اُن کا سر حضرت ابوبکرؓ کے کاندھوں کے برابر ہے۔ جیسا کہ نافع بن ابی نعیم سے مروی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ کی قبر جہتِ قبلہ میں مقدم ہے۔ پھر حضور ﷺ کے مبارک کاندھوں کے برابر میں حضرت ابوبکرؓ کی قبر ہے اور حضرت ابوبکرؓ کے کاندھوں کے برابر میں حضرت عمرؓ کی قبر ہے علامہ سمہودیؒ کہتے ہیں کہ اکثر علماء کی رائے اس روایت کے مطابق ہے۔ (دیکھیے وفاء الوفاء: ۲/ ۵۵)۔ نبی اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک لحدی ہے، حضرت قاسم سے منقول ہے کہ مدینہ شریف میں ایک آدمی شقی قبر (صندوقی) کھودنے والا تھا اور دوسرا الحدی (بغلی) قبر کھودنے والا تھا، جب حضور ﷺ کی وفات حسرت آیات کا سانحہ پیش آیا تو صحابۂ کرامؓ جمع ہوئے اور اُن دونوں آدمیوں کو بلوا بھیجا اور اللہ پاک سے دعا کی کہ اپنے محبوب کے لیے ان میں سے کسی کا انتخاب کرلے، اتنے میں لحدی قبر تیار کرنے والا نمودار ہوا۔ (الطبقات الکبری: ۲/ ۲۹۲)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب صحابۂ کرامؓ اللہ کے رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے کے لیے جمع ہوئے تو حضرت عباسؓ (حضور کے چچا) نے دو آدمیوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ تم میں سے ایک آدمی ابوعبیدہ بن جراحؓ کے پاس جائے اور دوسرا ابوطلحہ کے پاس (ابوعبیدہ بن الجراح اہلِ مکہ کے لیے شقی قبر کھودتے تھے، اور ابوطلحہؓ اہلِ مدینہ کے لیے لحدی قبر تیار کرتے تھے) ابن عباس کہتے ہیں کہ ان دونوں آدمیوں کو بھیجنے کے بعد حضرت عباسؓ نے بارگاہِ رب میں ہاتھ اٹھائے اور اللہ سے دعا کی کہ اپنے نبی کے لیے کسی ایک کا انتخاب کرلے؛ چنانچہ ابوعبیدہؓ تو نہیں ملے؛ لیکن ابوطلحہؓ مل گئے، پس انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے لحدی قبر تیار کی، اس طرح یہ سعادت ان کے حصے میں آئی۔ (الوفا باحوال المصطفیٰ: ۲/ ۵۵۲)۔ جن لوگوں نے حجرۂ شریفہ کے اندر داخل ہوکر حضور پاک ﷺ کی قبر دیکھی ہے اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کی ہیں، انھوں نے خبر دی ہے کہ صحابۂ کرام نے آپ ﷺ کی قبر پختہ نہیں بنائی تھی؛ چنانچہ قاسم بن محمد سے منقول ہے وہ کہتے ہیں: ''میں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا: اماں جان! مجھے حضور اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی قبر دکھائیں، تو انھوں نے مجھے تین قبریں دکھائیں، جو نہ تو زیادہ زمین سے اوپر اٹھی ہوئی تھیں اور نہ ہی زیادہ لگی ہوئی تھیں، بطحائے مدینہ کے سرخ سنگ ریزے ان پر پڑے ہوئے تھے۔ (سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی تسویۃ القبر، رقم الحدیث: ۳۲۱۸)۔ قبر کی کیفیت اور ہیئت کے بارے میں ابوبکر آجری نے غنیم بن بسطام مدنی سے نقل کیا ہے: وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے عہد گورنری میں میں نے حضور ﷺ کی قبر دیکھی ہے، لگ بھگ چار انگلیوں کے برابر زمین سے بلند تھی۔ (فتح الباری ۳/ ۲۵۷)

رجاء بن حیوہ کہتے ہیں: ازواج مطہرات کے حجرے خرید لینے کے بعد ولید بن عبدالملک نے عمر بن عبدالعزیزؒ کو خط لکھا کہ حجرے منہدم کرکے مسجد نبوی کی توسیع میں شامل کرلیں، جب گھر گرایا گیا تو تین قبریں ظاہر ہوئیں جن کے اوپر کی مٹی گری ہوئی تھی (ایضاً) ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ وہ جو چند تصویریں کچھ لوگوں کے یہاں متداول ہیں جن میں اینٹوں سے بنی ہوئی اور زمین سے اٹھی ہوئی قبریں دکھائی دیتی ہیں ان کی اصل عہد نبوی سے ثابت نہیں ہے اور نہ ہی حقیقتِ واقعہ سے میل کھاتی ہیں۔ (تاریخ المسجد النبوی الشریف: ص ۱۶۴)

زیارتِ نبی کی فضیلت: زیارت کی فضیلت میں کئی احادیث وارد ہوئی ہیں، جنھیں شیخ عبدالعزیز بوطیبان نے تحقیق کے ساتھ ذکر کیا ہے، چند درجِ ذیل ہیں: جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا تو میں سنتا ہوں اور جس نے دور سے درود پڑھا تو وہ مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ قول بدیع میں ص: ۱۵۳ پر حافظ سخاویؒ لکھتے ہیں: اس کی سند جید ہے، جیسا کہ ہمارے شیخ حافظ ابن حجرؒ نے بتایا ہے، اسی طرح یہ حدیث ہے: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔ اس کی تخریج دارقطنی نے اپنی سنن (۲/ ۲۷۸) میں بیہقی نے شعب الایمان (۳/ ۴۹۰) میں اور علامہ سبکیؒ نے شفاء السقام میں کی ہے اور اس کو صحیح یا حسن کا درجہ دیا ہے۔ علامہ سیوطیؒ نے بھی مناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفا میں اس کی تخریج کی ہے، دیکھیے (رفع المنارۃ لتخریج احادیث التوسل والزیارۃ۔ للشیخ محمود عبد ممدوح ص: ۲۸۱-۳۵۱)۔ علامہ ابن حجر ہیثمیؒ نے تحفۃ الزوار میں حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مجھ پر درود وسلام پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح لوٹاتے ہیں، پس میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (سنن ابی داود، حدیث نمبر ۱۷۴۵)۔ علامہ بیہقیؒ نے ''باب زیارۃ قبر النبی'' میں سب سے پہلے اس روایت کو ذکر کیا ہے، اور ائمہ کی ایک بڑی جماعت نے اس پر اعتماد کیا ہے، علامہ سبکیؒ کہتے ہیں یہ اعتماد صحیح ہے؛ اسلیے کہ یہ زائر کی فضیلت اور منقبت کو متضمن ہے، پس اس پر ہم اللہ پاک کی بے انتہا حمد وثنا کرتے ہیں۔ (تحفۃ الزوار الی قبر النبی ص: ۲۱)

آدابِ زیارت: علمائے کرام نے تفصیل سے زیارت کے آداب ذکر فرمائے ہیں، ہم درج ذیل سطروں میں ان میں سے چند آداب ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں، زائر جب مدینہ منورہ کا رخ کرے اور اس سمت چلنا شروع کرے تو نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود وسلام پڑھے اور اللہ پاک کے حضور دعا کرے کہ حضور ﷺ کی زیارت سے مجھے نفع پہنچا اور اس کو قبول کر۔

حضور کے سامنے کھڑے ہونے سے پہلے صدقہ کرنا مناسب ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: {یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰکُمْ صَدَقَۃً} (المجادلۃ: ۱۲) [اے اہلِ ایمان! رسولِ خدا سے محوِ کلام ہونے سے پیشتر صدقہ کرلیا کرو!]۔ آیت کا حکم اگرچہ منسوخ ہے؛ لیکن بعض علما آپ کی وفات کے بعد بھی اس کو مستحسن سمجھتے ہیں۔ اور مستحب ہے کہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرے اور صاف ستھرے کپڑے زیب تن کرے اور جب مسجد نبوی کے دروازے پر پہنچے تو دایاں پیر پہلے داخل کرے اور نکلے تو بایاں پیر پہلے نکالے۔

داخل ہونے کے بعد ''ریاض الجنۃ'' کا رخ کرے اور تحیۃ المسجد کی نماز پڑھے، پھر قبر اطہر کے قریب ہو اور حضور ﷺ کے رخِ انور کے سامنے ادب کے ساتھ قبر شریف کی دیوار سے لگ بھگ چار گز کے فاصلے پر کھڑا ہوجائے، پھر ادب کا لحاظ کرتے ہوئے درمیانی آواز میں سلام کا نذرانہ پیش کرے، ادب کے اعلیٰ مقام کا پاس رکھتے ہوئے آواز زیادہ اونچی نہ کرے، پھر ایک گز دائیں جانب سے پیچھے ہٹ جائے اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو سلام پیش کرے، اس کے بعد بائیں جانب سے دائیں ایک گز ہٹ کر سیدنا عمر فاروقؓ کی خدمت میں سلام پیش کرے پھر ریاض الجنۃ میں لوٹ آئے اور نماز و دعا میں کچھ کسر باقی نہ رکھے۔

روضۂ اطہر پر حملے: قبرِ شریف پر ہونے والے حملے دو قسم کے ہیں: ایک روحانی، دوسرے ظاہری۔ روضۂ اطہر کو سجدہ گاہ بنانا، اس سے مدد مانگنا اور حضور ﷺ کی نسبت قادرِ مطلق اور مختارِ کل ہونے کا عقیدہ رکھنا، روحانی ظلم وزیادتی اور باطنی حملہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے باقاعدہ اِس پر تنبیہ فرمائی ہے اور سختی کے ساتھ اپنی قبر کو سجدہ گاہ بنانے سے منع فرمایا ہے، مرض الوفات کے دنوں میں ارشاد فرمایا: ''یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو جنھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔'' (صحیح البخاری، حدیث نمبر: ۱۳۹۰) نیز روضۂ اقدس کی زیارت کو قربِ خداوندی کے حصول کا ذریعہ نہ ماننا اور یہ خیال کرنا کہ روضے کی زیارت کا دین سے کوئی تعلق نہیں، روحانی ظلم اور باطنی حملہ ہے؛ بلکہ دورِ آخر میں رواج پانے والی ایک بدعت ہے؛ کیوں کہ یہ بات پیچھے گذر چکی ہے کہ روضۂ اقدس کی زیارت کے استحباب پر تمام علماء وفقہاء کا اجماع ہے۔ آدابِ زیارت (جن کا ذکر پیچھے گذرا) کے تعلق سے غفلت اور لاپرواہی برتنا بھی روحانی حملہ ہے۔ اور قبرِ انور پر ہونے والی ظاہری جارحیتیں اور حملے دشمنانِ اسلام کی وہ خبیث ترین کوششیں ہیں جو قبرِ مبارک کو اکھاڑنے اور حضورِ اکرم ﷺ کے جسدِ اطہر کو کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کے لیے کی گئی ہیں۔ قبرِ مبارک اکھاڑنے اور جسدِ اطہر منتقل کرنے کی ناکام کوششیں: مؤرخین نے حضورِ اکرم ﷺ کے جسدِ اطہر کو چرانے اور قبرِ مبارک اکھاڑنے کی چند بدترین کوششوں کا ذکر کیا ہے؛ مگر وہ تمام مذموم کوششیں ناکام رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: {واللّٰہ یعصمک من الناس} (المائدۃ: ۶۷) پورا ہوا کہ اللہ پاک لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائیں گے؛ چنانچہ زندگی میں بھی حفاظت کی اور موت کے بعد بھی۔ محمد الیاس عبدالغنی نے اپنی کتاب ''تاریخ المسجد النبوی الشریف'' میں اور محمد علی قطب نے اپنی تصنیف ''القبۃ الخضراء ومحاولۃ سرقۃ الجسد الشریف'' میں اِن تمام واقعات کا ذکر کیا ہے۔ مصادر ومراجع کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ روضۂ اطہر کو اکھاڑنے کی پہلی کوشش ۳۸۶ھ میں چھٹے عبیدی حاکم ''حاکم بامر اللہ'' کے اشارے پر ہوئی تھی، مؤرخین نے ابن نجار کی تاریخِ بغداد سے ان کی سند کے ساتھ نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بعض زندیقوں نے عبیدی حاکم کو حضور ﷺ اور صاحبین کو مدینہ منورہ سے مصر منتقل کرنے کا مشورہ دیا تھا اور شیطان نے ان کی نگاہوں میں اس کام کو مزین کیا؛ چنانچہ حاکم نے مختصر سی مدت میں بڑی جاں فشانی سے مصر میں ایک مکان تعمیر کرایا کہ اس میں جسدِ اطہر کا استقبال کیا جائے گا اور اُس پر بہت ساری دولت خرچ کی اور ابوالفتح نامی شخص کو روضۂ مبارکہ کو اکھاڑنے کے لیے بھیجا۔ جب وہ مدینے پہنچا اور ذرا دم لیا تو اہلِ مدینہ کی ایک جماعت حاضر ہوئی جو ابوالفتوح کے مقصد سے واقف تھی، زلبانی کے نام سے معروف ایک قاری صاحب نے مجلس میں پڑھا {وَاِنْ نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَھُمْ مِّنْ بَعْدِ عَھْدِھِمْ} اِلی قولہ تعالیٰ {اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ} (التوبۃ: ۱۲-۱۳) تو لوگوں میں اشتعال پیدا ہوگیا اور قریب تھا کہ وہ ابوالفتوح اور اُس کے لشکریوں کو قتل کردیں؛ مگر اِس خیال نے اُن کے پاؤں میں زنجیر ڈال دی کہ یہ سرزمین اپنی ہے۔ [اور اپنی سرزمین پر دشمن کو قتل کرنا بہادری نہیں۔] جب ابوالفتوح نے یہ منظر دیکھا تو اُن سے کہا: ''اللہ پاک زیادہ حق دار ہے کہ اس سے خوف کھایا جائے، خدا کی قسم اگر حاکم کی طرف سے مجھے اپنی جان کا خطرہ نہ ہوتا تو میں اِس حرکت کی جرأت نہ کرتا۔'' تاریخی مصادر سے معلوم ہوتا ہے کہ روضۂ اقدس کو کھولنے کی دوسری کوشش بھی حاکم بامر اللہ عبیدی کے ہاتھوں ہوئی تھی؛ لیکن پہلے کی طرح ناکام رہی اور اللہ پاک نے اپنے نبی کی حفاظت فرمائی، مؤرخین نے اس کی تفصیل ابن سعد قیروانی کی کتاب ''اَسی أھل الایمان فی ماجری علی أھل القیروان'' سے نقل کرکے لکھی ہے۔ تیسری کوشش کا تذکرہ جمال الدین عبدالرحیم بن حسن بن علی الاسنوی نے اپنے رسالے ''نصیحۃ أولی الألباب فی منع استخدام النصاری'' میں کیا ہے اور اُن سے علامہ سمہودیؒ نے اپنی کتاب ''وفاء الوفا بأخبار دار المصطفیٰ'' میں اِس کو نقل کیا ہے۔ یہ واقعہ ۵۵۷ھ کو ملکِ عادل، سلطان نورالدین زنگی کے عہد میں دو عیسائیوں کے ہاتھوں پیش آیا تھا، مؤرخین نے ذکر کیا ہے کہ سلطان نورالدین کو خواب میں رسولِ اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی، آں حضور دو زردی مائل سرخ آدمیوں کی طرف اشارہ کرتے جارہے تھے اور فرماتے جارہے تھے: ''مجھے اِن سے بچا'' سلطان گھبرا کر بیدار ہوئے، وضو کرکے نماز پڑھی اور پھر سو گئے، تیسری مرتبہ بھی جب حضور اکرم ﷺ کو دیکھا تو اٹھے اور اٹھ کر اپنے ایک نیک طینت وزیر جمال الدین موصلی کے ہمراہ مدینہ منورہ کی راہ لی، اور سولہ دن میں مدینہ پہنچ گئے، مدینہ منورہ سے باہر غسل کیا پھر شہرِ نبی میں داخل ہوئے، روضے میں نماز پڑھی اور زیارت سے مشرف ہوئے، پھر بیٹھ گئے، سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کیا جائے؟ وزیر نے اہلِ مدینہ سے کہا: سلطان کا ارادہ روضۂ نبوی کی زیارت کا ہے اور اپنے ساتھ صدقے کا بہت سارا مال لائے ہیں، اس لیے تم اپنے آدمیوں کے نام لکھواؤ، جب تمام اہالیانِ مدینہ کے نام لکھے جاچکے تو سلطان نے انھیں حاضر ہونے کا حکم دیا، جو بھی آتا سلطان اس کو غور سے دیکھتے؛ تاکہ خواب میں حضور ﷺ کی بتلائی ہوئی نشانی مل جائے، مخصوص علامت نہ پانے پر سلطان اُسے کچھ دے کر واپس جانے کا حکم دے دیتے۔ یہاں تک کہ لوگ منتشر ہوگئے، تو سلطان نے کہا: ''کیا کوئی ایسا شخص بچا ہے؟ جسے صدقہ نہ ملا ہو۔'' لوگوں نے جواب دیا: نہیں؛ سلطان نے پھر کہا کہ اچھی طرح غور کرلو! تو لوگوں نے کہا کہ صرف دو مغربی آدمی باقی رہ گئے ہیں، جو کسی سے کچھ نہیں لیتے ہیں اور وہ دونوں متقی اور صاحبِ ثروت ہیں، حاجت مندوں پر دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ بس سلطان کو انشراحِ صدر ہوگیا اور حکم دیا کہ انھیں لے آؤ! وہ حاضر کیے گئے تو سلطان نے دیکھا کہ یہ دونوں وہی آدمی ہیں جن کی طرف نبیِ اکرم ﷺ نے یہ کہہ کر اشارہ فرمایا تھا: ''انجدنی، أنقذنی من ھذین'' ان سے میری حفاظت کرو۔ سلطان نے ان سے پوچھا کہ تم کہاں کے ہو؟ انھوں نے کہا ہم حج کے لیے آئے تھے، پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کی مجاورت اختیار کرلی، سلطان اُن کے ساتھ اُن کے گھر گئے اور بہ نفسِ نفیس گھر میں چکر لگانے لگے، گھومتے گھومتے ایک چٹائی اٹھا کر دیکھا، تو ایک ایسی سرنگ پر نظر پڑی جو حجرۂ شریفہ کی سمت میں کھدی ہوئی تھی، یہ دیکھ کر لوگ حیران رہ گئے۔ اُس وقت سلطان نے اُن سے کہا: تم سچ سچ اپنا حال بتادو! اور ان کی سخت پٹائی کی۔ ان دونوں نے اعتراف کیا کہ ہم عیسائی ہیں، اہلِ مراکش کے بھیس میں عیسائیوں نے ہمیں روضۂ نبوی اکھاڑنے کی غرض سے بھیجا ہے، اس کے بعد سلطان نے ان کے قتل کا حکم جاری کیا، اسی خطرناک کوشش نے سلطان نورالدین زنگی کو حجرۂ نبوی کے چاروں طرف بڑی خندق کھودنے پر مجبور کیا اور پھر اِس خندق کو پگھلے ہوئے سیسے سے بھر دیا، اس طرح یہ شہر پناہ کے مانند بن گئی جو مستقبل میں کسی بھی گستاخانہ کوشش سے حجرۂ نبوی کی حفاظت کریگی۔ یہ فصیل ''سقیفۂ رصاص'' کے نام سے معروف رہی، یہاں تک کہ بہ روز پیر ۱۸/ رجب ۱۳۹۷ھ کو کپڑا مارکیٹ میں آگ لگنے سے منہدم ہوگئی۔ اس سلسلے کا سب سے مشہور واقعہ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے زمانے میں اُس وقت رونما ہوا تھا جب صلیبی جنگوں کے دوران صلیبی قائد ''ارناط'' نے سینا کے بعض عربوں کے ساتھ معاہدہ کرلیا تھا کہ وہ عیذاب کے راستے مدینہ منورہ پہنچ کر جسد اطہر چرالے جائے گا، سلطان صلاح الدین ایوبی اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے، جب یہ خبر پہنچی تو فوراً ارناط کی خبر لینے کے لیے چل دیے اور تلوار سے ان کے دو ٹکڑے کردیے اور انگریز لشکر کے دو آمیوں کو روزۂ اقدس تک پہنچنے سے پہلے قتل کردیا، مشہور سیاح ابن جبیر ابوالحسن محمد بن احمد اس واقعے کی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں: ''جب ماہ ذیقعدہ میں ہم اسکندریہ میں اترے تو ہم نے دیکھا کہ لوگوں کا ایک عظیم مجمع رومی قیدی دیکھنے کے لیے اس حال میں شہر میں داخل ہوا کہ وہ اونٹوں پر سوار تھے اور ان کے گرداگرد طبل ونقارے تھے، ہم نے ان کا قصہ دریافت کیا تو ہمیں ایک ایسے امر کی خبر ملی جس کی دہشت نے ہمارے کلیجوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ واقعہ یہ تھا شام کے نصاریٰ کا ایک گروہ جمع ہوا اور اس نے بحر احمر کے پاس قریبی جگہ میں کشتیاں تیار کیں، پھر عربوں سے معاہدہ کرکے کرائے کے اونٹوں پر سامان لادا، جب وہ بحر احمر کے کنارے پہنچے تو اجزاء باہم جوڑ کر، کیلیں لگا کر کشتیاں مکمل طور پر تیار کرلیں، تیار کرنے کے بعد سمندر میں اتار دیں اور ان پر سوار ہوکر حجاج کو غارت کرنا شروع کردیا، بحرِ نعم پر پہنچ کر تقریباً سولہ کشتیوں کو نذر آتش کیا، بالائی مصر میں قوص کے عیذاب بندرگاہ پر جدہ سے حجاج کو لارہی کشتی کو پکڑلیا اور خشکی میں قوص سے آرہے ایک بڑے کارواں کو گرفتار کرلیا اور ان تمام کو موت کے گھاٹ اتار دیا، اسی طرح انھوں نے دو اور کشتیوں کو قبضے میں لیا جس میں یمن کے تاجر سوار تھے، اس کے علاوہ انھوں نے ساحل پر موجود بہت سی اشیاءِ خوردنی کو آگ لگادی، جو مکے اور مدینے کے لیے تیار کی گئی تھیں اور انھوں نے ایسی شنیع حرکتیں کی کہ اس کی مثال تاریخِ اسلام میں نہیں ملتی، ان تمام میں سب سے بڑا وہ حادثہ تھا جس کی شناعت اور بدی سے کان بند ہوجاتے ہیں، واقعہ یہ تھا کہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوکر قبرِ مبارک سے جسدِ اطہر کو نکالنے کا پختہ ارادہ رکھتے تھے، انھوں نے اس کا اعلان کردیا تھا اور ان کی زبانوں پر اسی کا چرچا تھا، آخرکار ان کی اس جرأتِ بیجا پر اللہ تعالیٰ کی گرفت آگئی، محبوب ﷺ اور ان کے درمیان حائل عنایتِ الٰہی کے پردوں سے چھیڑ چھاڑ کرنے کے سبب ان پر عذابِ الٰہی نازل ہوا، مدینہ منورہ صرف ایک دن کی مسافت پر رہ گیا تھا کہ مشہور حاجب لؤلؤ نامی بحری جنگ کے ماہر، چند دلیر مراکشی نوجوانوں کو لے کر آگیا اور اس نے دشمنوں کو اُس وقت تہِ تیغ کیا جب وہ نجات کے قریب تھے اور کسی ایک کو بھی نہ چھوڑا، اس طرح یہ واقعہ زبردست عنایتِ الٰہی کی نشانی بنا۔ محب طبری ''الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ'' میں پانچویں کوشش کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''روضۂ اطہر کے خادمِ اعلی شمس الدین صواب لمطی کہتے ہیں کہ میرا ایک رفیق گورنر کے پاس اٹھتا بیٹھتا تھا اور اس کی مجلس کی روداد سے مجھے آگاہ کرتا تھا، ایک دن اچانک میرے پاس آیا اور کہنے لگا: آج ایک بڑا خطرناک معاملہ پیش آیا، میں نے پوچھا وہ کیا؟ کہنے لگا کہ اہلِ حلب کی ایک جماعت آئی اور گورنر پر داد و دہش اور تحفے تحائف کی بارش کردی، پھر امیر سے کہا کہ وہ حجرۂ شریفہ کھولنے دے اور ابوبکرؓ وعمرؓ کو وہاں سے نکالنے دے۔ امیر نے ہامی بھرلی۔ چیف خادم کہتے ہیں کہ اس امر نے مجھے رنج وغم اور کرب والم میں مبتلا کردیا، اتنے میں گورنر کا نمائندہ مجھے بلانے آپہنچا، میں حاضر ہوا تو مجھ سے کہا کہ اے صواب! کچھ لوگ مسجد کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے، آپ ان کے لیے دروازہ کھول دینا اور وہ جو چاہیں کرنے دینا، نہ ان کے درمیان حائل ہونا اور نہ ان پر اعتراض کرنا، میں نے کہا: بہ سروچشم قبول ہے، صواب کہتے ہیں کہ میں نکل گیا اور دن بھر حجرۂ نبوی کے پیچھے گریہ وزاری کرتا رہا اور بے بسی کی وجہ سے روتا رہا؛ یہاں تک کہ جب رات ہوگئی تو ہم نے عشاء کی نماز پڑھی اور لوگ مسجد سے نکل گئے، اتنے میں وہ دروازہ بجا جو باب السلام کے قریب تھا، میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا، میں ایک ایک کرکے گن رہا تھا، چالیس آدمی داخل ہوئے اور ان کے ساتھ کھدائی کے آلات اور تخریب کے اوزار تھے اور روضۂ شریفہ کی طرف قدم بڑھائے جارہے تھے: خدا کی قسم وہ منبر تک پہنچنے بھی نہ پائے تھے کہ زمین نے ان تمام کو اوزاروں سمیت نگل لیا اور ان کا کوئی نام ونشان نہیں رہا۔ محمد الیاس عبدالغنی نے اپنی کتاب ''تاریخ المسجد النبوی الشریف'' میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ کوشش چھٹی صدی ہجری کے وسط میں اُس وقت ہوئی تھی، جب عباسی فتنۂ تاتار میں الجھے ہوئے تھے۔